اَلحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”برکت والے کاموں کے مدنی پھول“

(01):”نیّت“

ہر عمل کا دارومدار نیت پر ہے

قراٰنِ کریم کے بعد سب سے زیادہ مُعتبر کتاب بخاری شریف ہے، اِس کی سب سے پہلی حدیثِ پاک ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ یعنی اَعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے۔ (بُخاری ج۱ ص۶ حدیث۱) اِس حدیثِ پاک کے بارے میں شارِحِ بخاری حضرت مفتی شریف الحق اَمجدی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں: اِس حدیث کا یہ مطلب ہوا کہ اعمال کا ثواب نیّت ہی پر ہے، بِغیر نیّت کسی ثواب کا اِستِحقاق (یعنی حقدار) نہیں۔ (نزھۃُ القاری ج۱ ص ۱۷۲)

اچّھی نیتوں کے متعلق 2 فرامینِ مصطَفٰے صلی اللّٰہ علیہ وسلم

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 853 صَفحات پر مشتمل کتاب، ”جہنَّم میں لے جانے والے اعمال“ صَفحہ 173 تا 174 سے اچّھی نیّتوں کے فضائل پر دو فرامینِ مصطَفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم ملاحظہ فرمایئے: (1) سچّی نیّت سب سے افضل عمل ہے۔ (اَلْجامِعُ الصَّغیر ص۸۱ حدیث ۱۲۸۴) (2) اچّھی نیّت بندے کو جنّت میں داخِل کرے گی۔ (اَلْجامِعُ الصَّغیر ص۵۵۷ حدیث ۹۳۲۶)

نیت کسے کہتے ہیں

www.farzuloom.net

نیّت، دل کے پُختہ اِرادے کو کہتے ہیں خواہ وہ کسی چیز کا ہو۔ اور شریعت میں (نیّت) عبادت کے اِرادے کو کہتے ہیں۔ (نُزہۃُ القاری ج ا ص ۱۶۹)

مُباح کام اچّھی نیت سے عبادت ہو جاتا ہے

بہُت سارے کام مُباح ہیں، مُباح اُس جائز عمل یا فِعل (یعنی کام) کو بولتے ہیں جس کا کرنا نہ کرنا یکساں ہو یعنی ایسا کام کرنے سے نہ ثواب ملے نہ گناہ۔ مثلًا کھانا پینا، سونا، ٹہلنا، دولت اِکٹّھی کرنا، تحفہ دینا، عمدہ یا زائد لباس پہننا وغیرہ کام مُباح ہیں۔ اگر تھوڑی سی توجُّہ دی جائے تو مُباح کام کو عبادت بنا کر اُس پر ثواب کمایا جاسکتا ہے، اِس کا طریقہ بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ہر مُباح (یعنی ایسا جائز عمل جس کا کرنا نہ کرنا یکساں ہو) نیّتِ حَسَن (یعنی اچّھی نیّت) سے مُستَحَب ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ ج ۸ ص ۴۵۲) فُقَہائے کرام رحمھم اللہ السلام فرماتے ہیں: مُباحات (یعنی ایسے جائز کام جن پر نہ ثواب ہو نہ گناہ ان) کا حکم الگ الگ نیّتوں کے اِعتِبار سے مختلف ہو جاتا ہے، اس لئے جب اس سے (یعنی کسی مباح سے) طاعات (یعنی عبادات) پر قُوّت حاصِل کرنا یا طاعات (یعنی عبادات) تک پہنچنا مقصود ہو تو یہ (مُباحات یعنی جائز چیزیں بھی) عبادات ہوں گی مثلًا کھانا پینا، سونا، حُصولِ مال اور وَطی کرنا۔ (اَیضًا ج ۷، ص ۱۸۹، رَدُّالمُحتار ج ۴ ص ۷۵)

مُباح کام میں اچّھی نیتیں نہ کرنے والے نقصان میں ہیں

اگر کوئی مُباح کام بُری نیّت سے کیا جائے تو بُرا ہو جائے گا اور اچّھی نیّت سے کیا جائے تو اچّھا اور کچھ بھی نیّت نہ ہو تو مُباح رہے گا اور قیامت کے حساب کی دُشواری دَر پیش ہو گی۔ لہٰذا عقلمند وُہی ہے کہ ہر مُباح کام میں کم از کم ایک آدھ اچّھی نیّت کر ہی لیا کرے، ہوسکے تو زیادہ نیّتیں کرے کہ جتنی اچّھی نیّتیں زیادہ ہوں گی اُتنا ہی ثواب زیادہ ملے گا۔ نیّت کا یہ بھی فائدہ ہے کہ نیّت کرنے کے بعد اگر وہ کام کسی وجہ سے نہ کر سکا تب بھی نیّت

www.farzuloom.net

کا ثواب مل جائے گا جیسا کہ فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبرانی ج ٦ ص ١٨٥ حدیث ٥٩٤٢)

نِیّت نہ کرنے کے نقصان اور کرنے کے فائدے کی رِوایت

مُحقِّق عَلَی الاِطلاق، خاتِمُ المُحدِّثین، حضرتِ علّامہ شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: روایت میں آیا ہے، جب فرِشتے بندوں کے اعمال ناموں کو آسمانوں پر لے کر جاتے اور دربارِ الٰہی میں پیش کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَلْقِ تِلْکَ الصَّحِیْفَۃَ اَلْقِ تِلْکَ الصَّحِیْفَۃَ یعنی ''اِس نامۂ اعمال کو پھینک دو، اِس نامۂ اعمال کو پھینک دو۔'' فرِشتے عَرض کرتے ہیں: یا اللہ! تیرے اِس بندے نے جو نیک اَعمال کیے ہیں ان کو ہم نے دیکھ کر اور سُن کر لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ لَمْ یُرِدْ وَجْھِیْ یعنی ''اِس بندے نے ان اعمال میں میری رِضا کی نیّت نہیں کی تھی، ''اِس لیے یہ میرے دربار میں مقبول نہیں۔ پھر ایک دوسرے فرِشتے کو اللہ تعالیٰ یہ حکم فرماتا ہے کہ اُکْتُبْ لِفُلَانٍ کَذَا وَکَذَا یعنی ''فلاں بندے کے نامۂ اعمال میں فُلاں فُلاں عمل لکھ دے۔'' فرِشتہ عَرض کرتا ہے: ''یا اللہ! یہ عمل تو اس بندے نے نہیں کیا!'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: گو اس نے یہ عمل نہیں کیا مگر اِس کی نیّت تو اِس عمل کے کرنے کی تھی اس لیے میں اس کی نیّت پر اس کو اس عمل کا اَجر دوں گا۔ (حِلیَۃُ الاَولیاء ج ٢ ص ٥٦ ٣ رقم ٢٥٤٨ وغیرہ)

حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدالحق مُحدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی مزید فرماتے ہیں: حدیثِ مبارکہ میں یہ بھی آیا ہے، نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی ''مومن کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج ٦ ص ١٨٥ حدیث ٥٩٤٢) ظاہر ہے کہ نیک عمل پر تو ثواب اُسی وقت ملے گا جب کہ نیّت اچّھی ہو اور اگر نیّت بُری ہو تو نیک عمل پر کوئی ثواب ہی نہیں، مگر اچّھی نیّت پر تو بہرحال ثواب ملے گا خواہ عمل کرے یا نہ کرے۔ اس لیے کہ مومن کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ اسی لیے بعض بُزرگانِ دین رحمھم اللہ المبین نے فرمایا ہے۔

www.farzuloom.net

ہر کرا اندر عمل اِخلاص نَیست
در جہاں از بندگانِ خاص نَیست

یعنی جس کے عمل میں اِخلاص نہیں وہ دُنیا میں اللہ عزوجل کے خاص بندوں میں سے نہیں ہے۔

ہر کرا کار از برائے حق بُوَد
کارِ اُو پَیوَستہ بارَونق بُوَد

یعنی جس کا عمل رِضائے ربِّ لَم یَزَل کے لیے ہوتا ہے ہمیشہ اُس کا عمل بارونق رہا کرتا ہے۔ (اشعۃُاللمعات ج ۱ ص ۳۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچّھی نیّت اچّھا اور بُری نیّت بُرا پھل لاتی ہے۔ بلکہ بَسا اوقات بُری نیّت کا بُرا پھل ہاتھوں ہاتھ ظاہِر ہو جاتا ہے۔ اس ضِمن میں دو حکایات پیشِ خدمت ہیں چُنانچِہ

(۱) انوکھی گائے

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ایک بادشاہ ایک بار اپنی سلطنت کے دَورے پر نکلا۔ اِس دَوران ایک شخص کے پاس اُس کا قیام ہوا، (میزبان بادشاہ کو جانتا نہ تھا) میزبان نے شام کو اپنی گائے کو دَوہا تو بادشاہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اُس سے 30 گایوں کے برابر دودھ نکلا! اُس نے دل ہی دل میں وہ انوکھی گائے چھین لینے کی بُری نیّت کر لی۔ دوسرے روز شام کو اُس گائے سے آدھا دودھ نکلا، بادشاہ نے جب تَعَجُّب کا اظہار کیا تو میزبان کہنے لگا: ”بادشاہ نے اپنی رِعایا کے ساتھ ظُلم کی نیّت کی ہے جس کی نُحُوست سے آج دودھ آدھا ہو گیا ہے کہ جب بادشاہ ظالِم ہو تو بَرَکت ختم ہو جاتی ہے“ یہ حیرت اِنگیز اِنکِشاف سُن کر بادشاہ نے انوکھی گائے ظُلماً چھین لینے کی نیّت ختم کر دی۔ چُنانچِہ دوسرے دن گائے نے پھر اُتنا ہی دودھ دیا جتنا پہلے دیا تھا۔ اِس واقِعے سے بادشاہ کو بَہُت عبرت حاصِل ہوئی اور اُس نے اپنی رِعایا پر ظُلم کرنا بند کر دیا۔ (مُلَخَّص از شُعَبُ الایمان ج ۶ ص ۵۳ رقم ۷۴۷۵)

www.farzuloom.net

گنّے کا ٹھنڈا میٹھا رس

ایران کے بادشاہوں کا لقب پہلے ''کِسریٰ'' ہوا کرتا تھا جس طرح مِصر کے تمام بادشاہ ''فرعون'' کہلاتے تھے۔ایک بار ایک بادشاہِ کسریٰ اپنے لشکر سے بچھڑ کر کسی باغ کے دروازے پر جا پہنچا،اُس نے پینے کیلئے پانی مانگا تو ایک بچّی گنّے کا ٹھنڈا میٹھا رس لے آئی۔بادشاہ نے پیا تو بہُت لذیذ تھا،اُس نے بچّی سے اِستِفسار کیا(یعنی پوچھا):کیسے بناتی ہو؟اُس نے بتایا کہ اِس باغ میں بہُت اعلیٰ قسم کے گنّوں کی پیداوار ہوتی ہے،ہم اپنے ہاتھوں سے گنّے نچوڑ کر رس نکال لیتے ہیں! بادشاہ نے ایک اور گلاس کی فرمائش کی،وہ لینے گئی،اِس دَوران بادشاہ کی نیّت خراب ہو گئی اور اس نے طے کر لیا کہ میں یہ باغ زبردستی لے کر دوسرا باغ ان کو دیدوں گا۔اِتنے میں وہ بچّی روتی ہوئی آئی اور کہنے لگی: ہمارے بادشاہ کی نیّت خراب ہو گئی ہے۔بادشاہ بولا: تمہیں اِس کا کیسے عِلم ہوا؟کہنے لگی: ''پہلے بآسانی رس نچُڑ جاتا تھا لیکن اب کی بار خوب زور لگانے کے باوُجود بھی میں رس نہ نکال سکی۔'' بادشاہ نے فوراً باغ چھیننے کی بُری نیّت تَرک کر دی اور کہا:ایک بار پھر جاؤ اور کوشِش کرو۔چُنانچِہ وہ گئی اور بآسانی رس نکال کر لانے میں کامیاب ہو گئی۔(حیاۃ الحیوان الکبریٰ ج ا ص ۲۱۶،المنتظم فی تاریخ الملوک والامم لابن الجوزی ج ۱۶ ص ۳۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی کسی سنّت وغیرہ پر عمل کرنے کا موقع ہو اُس وقت دل میں نیّت حاضِر ہونی ضَروری ہے۔مَثَلاً کپڑے پہنتے وقت پہلے سیدھی آستین میں ہاتھ ڈالا،یا اُتارتے وَقت اُلٹی آستین سے پہَل کی،اِسی طرح جوتے پہننے اُتارنے میں حسبِ عادت یِہی ترکیب بنی یہ سب سنّتیں ہیں مگر عمل کرتے وَقت سُنَّت پر عمل کی بِالکل ہی نیّت دل میں نہیں تھی تو یہ عمل ''عبادت''نہیں،''عادت'' کہلائے گا سنّت کا ثواب نہیں ملے گا۔

نیت کے متعلق ایک معلوماتی فتویٰ

www.farzuloom.net

دعوتِ اسلامی کے ماتحت چلنے والے ''دارُالافتاء اہلسنّت ''کانیّت کے مُتَعَلِّق ایک معلوماتی فتویٰ مُلاحَظہ فرمایئے: بے شک بِغیر نیّت کے کسی عملِ خیر کاثواب نہیں ملتا بلکہ اس طرح یہ (بلانیّت کی جانے والی) عبادَتیں ''عادَتیں ''بن جاتی ہیں۔ کسی عملِ خیر میں نیّت کا مطلب یہ ہے کہ جو عمل کیا جارہاہے دل اس کی طرف مُتَوَجِّہ ہو اور وہ عمل اللہ تعالیٰ کی رِضاکے لئے کیاجارہاہو،اس نیّت سے عبادت اور عادت میں فرق کرنا مقصود ہوتا ہے۔اس سے پتاچلاکہ دل کامُتَوَجِّہ ہونا اور اللہ تعالیٰ کی رِضا پیشِ نظر ہونا ہی نیّت ہے اور اِسی سے عبادت اور عادت میں فرق ہوتا ہے لہٰذا اگر عبادت میں نیّت کرلی جائے تو ثواب ملتاہے اور اگر نیّت نہ کی جائے تو عمل عادت بن جاتا ہے اور اس پر ثواب بھی نہیں ملتا جیساکہ حضرت علّامہ علی قاری علیہ رحمۃاللہ الباری فرماتے ہیں: اَلنِّیَّۃُ لُغَۃً: اَلْقَصْدُ وَشَرْعًا تَوَجُّہُ الْقَلْبِ نَحْوَالْفِعْلِ ابْتِغَاءً لِّوَجْہِ اللہِ وَالْقَصْدُ بِھَا تَمْیِیْزُالْعِبَادَۃِ عَنِ الْعَادَۃِ۔ یعنی نیّت کے لُغوی معنیٰ ہیں: ''قصدواِرادہ ''اور شرعی معنیٰ ہیں: جو عمل کرنے لگے ہیں، دل کواُس کی طرف مُتَوَجِّہ کرنا اور وہ عمل اللہ عزوجل کی رِضاکے لئے کیاجارہاہو اور نیّت سے ''عبادت ''اور ''عادت ''میں فرق کرنا مقصود ہوتا ہے۔(مِرقاۃُالمفاتیح ج۱ص۹۴) لیکن اس کے ساتھ یہ یاد رہے کہ بَہُت سے اعمال ایسے ہیں کہ جن میں ہم محسوس کرتے ہیں کہ یہ محض عادت کے طور پر کررہے ہیں حالانکہ اِس میں بھی ''عبادت کی نیّت ''موجود ہوتی ہے اور اس کااِحساس اِس لئے کم ہوتا ہے کہ اِبتِداءً یا بطورِ خاص جس قَدَر توجُّہ دی جاتی ہے وہ بارہا عمل کرنے کی وجہ سے برقرار نہیں رہتی۔ہاں اگر اَصلًا (یعنی بالکل) ہی نیّت کچھ نہ ہو تو اُس پر واقعی کوئی ثواب نہیں۔وَاللہُ تعالٰی وَرَسُوْلُہٗ اَعلَم ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم

اچھی نیتوں کی توفیق کسے ملتی ہے

حُجَّۃُالاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃاللہ الوالی فرماتے ہیں: ہر مُباح کام (یعنی جائز کام جس کے کرنے میں نہ ثواب ہو نہ گناہ) ایک یا زیادہ نیتوں کا اِحتِمال (یعنی امکان) رکھتا ہے جس کے ذَرِیعے وہ مُباح کام عمدہ عبادات میں سے ہو جاتا ہے اور اس کے ذَرِیعے بُلند دَرَجات حاصِل ہوتے

www.farzuloom.net

ہیں۔ وہ انسان کتنے بڑے نقصان میں ہے جو مُباح کاموں کو اچّھی نیتوں کے ذرِیعے ثواب والے کام بنانے کے بجائے جانوروں کی طرح غفلت سے بجالاتا اور خود کو ثوابوں سے محروم رکھتا ہے۔ بندے کے لیے مناسِب نہیں کہ کسی خطرے (یعنی ذِہن میں آنے والے خیال) لَحظے (لَح۔ ظے یعنی لمحے) اور اُٹھائے جانے والے قدم کو حقیر یعنی غیر اَہَم جانے، کیوں کہ ان تمام کاموں کے بارے میں قیامت کے دن سُوال ہو گا کہ کیوں کیا تھا؟ اور اس سے مقصود کیا تھا؟ یہ بات (یعنی مُباح کا اچّھی نیّت کے ذرِیعے عبادت بن جانا) صِرف اُن مُباح اُمُور کے بارے میں ہے جن میں کراہت نہ ہو۔ اِسی لیے نبیِّ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا:

حَلالُهَا حِسَابٌ وَّ حَرَامُهَا عَذَابٌ۔ یعنی اِس کے حلال میں حساب ہے اور حرام میں عذاب۔

(اَلفِردَوس بمأثور الخطّاب ج ۵ ص ۲۸۳ حدیث ۸۱۹۲) مزید فرماتے ہیں: جس کے دل میں آخرت کی بھلائیاں اکٹھّی کرنے کا جذبہ ہوتا ہے اُس کیلئے اِس طرح کی نیّتیں کرنا آسان ہوتا ہے البتّہ جس کے دل میں دنیوی نعمتوں کا غَلَبہ ہو اُس کے دل میں اِس طرح کی نیّتیں نہیں آتیں بلکہ کوئی یاد دلائے تب بھی اُس کے اندر اِس قسم کی نیّتوں کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا اور اگر نیّت ہو بھی تو محض ایک خیال سا ہوتا ہے حقیقی نیّت سے اِس کا کوئی تعلّق نہیں ہوتا! (اِحیاءُ العُلوم ج ۵ ص ۹۸)

واش روم جانے میں بھی نیتیں کرنی چاہئیں

بیتُ الخلا جانے میں بھی نیّتیں کرنی چاہئیں ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں ہر کام میں نیّت پسند کرتا ہوں حتّٰی کہ کھانے، پینے، سونے اور بیتُ الخلا (یعنی لیٹرین) میں داخِل ہونے کیلئے بھی۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ۵ ص ۹۸)

ایک صاحِب چھت پر بال بنا رہے تھے، اُنہوں نے اپنی بیوی کو آواز دی کہ میری کنگھی لانا۔ عورت نے پوچھا: کیا آئینہ بھی لیتی آؤں؟ وہ تھوڑی دیر خاموش رہے۔ پھر فرمایا: ہاں۔ کسی سُننے والے نے جواب فوراً نہ دینے کی وجہ دریافت کی تو فرمایا: میں نے ایک نیّت کے ساتھ اپنی زوجہ کو کنگھی لانے کے لیے کہا تھا، جب اُنہوں نے آئینہ لانے کا پوچھا تو اُس وقت آئینے کے سلسلے میں میری کوئی نیّت نہ تھی للذا میں نے نیّت بنانے

www.farzuloom.net

کیلئے غور وفکر کیا، حتّٰی کہ اللہ تعالیٰ تبھی مجھے نیّت عنایت فرمائی اس پر میں نے کہدیا: ہاں۔ وہ بھی لے آیئے۔ (قُوتُ القلوب ج ۲ ص ۲۷۴)

پہلے کے مسلمان باقاعدہ علمِ نیت سیکھتے تھے

حضرتِ سیّدُنا سُفیان ثَوری علیہ رحمۃ اللہ القوی نے فرمایا: ''جیسے سَلَف (یعنی پہلے کے مسلمان) عِلم حاصِل کرتے تھے اسی طرح عمل کیلئے علمِ نیّت بھی سیکھتے تھے۔'' (ایضاً ص ۲۶۸) حضرتِ سیّدُنا سَرِی سَقَطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''خلوصِ نیّت کے ساتھ دو رکعتیں پڑھنا تیرے لیے سترّ احادیث لکھنے سے بہتر ہے۔'' یا یہ فرمایا کہ ''سات سو احادیث لکھنے سے بہتر ہے۔'' (ایضاً ص ۲۷۶) حضرتِ سیّدُنا ابنِ مبارَک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''کئی چھوٹے عمل ایسے ہیں جن کو نیّت بڑا عمل بنا دیتی ہے۔'' (ایضاً ص ۲۷۵)

غار کا عابد

لوگوں کو دکھانے اور واہ واہ کروانے کی نیّت سے کئے جانے والے پہاڑ جتنے بڑے بڑے اَعمال بھی نامقبول ہوتے ہیں چُنانچِہ منقول ہے: بنی اسرائیل کے ایک عابِد (یعنی عبادت کرنے والے) نے ایک غار میں چالیس برس تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی۔ فِرِشتے اُس کے اعمال لے کر آسمانوں پر جاتے اور وُہ قَبول نہ کیے جاتے۔ فِرِشتوں نے عرض کی: ''اے ہمارے پَروَردگار تیری عزّت کی قسم! ہم نے تیری طرف صحیح (اعمال) اُٹھائے ہیں۔'' اللہ عزوجل فرماتا ہے: اے میرے فِرِشتو! تم نے سچ کہا، مگر (عبادت میں اُس کی نیّت بُری ہوتی ہے) وہ چاہتا ہے کہ اِس کا مقام (سب کو) معلوم ہو جائے (یعنی رِیا و شہرت کا طلبگار ہے) (ایضاً ص ۲۶۴)

نیت کی بَرَکت سے مغفرت کی دلچسپ حِکایت

منقول ہے کہ ایک عَجَمی (یعنی غیر عَرَبی شخص) چند آدمیوں (عَرَبیوں) کے پاس سے گزرا جو بیٹھے مذاق اور چھیڑ چھاڑ میں مصروف تھے۔ (عَرَبی کے جملے سُن کر) وہ غریب سمجھا کہ یہ لوگ ذِکرُ اللہ عزوجل کر رہے ہیں، اس

نے حُسنِ نیّت کے مطابِق (یعنی اچھّی نیّت کے ساتھ) اُن کی طرح کہنا شروع کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اچھّی نیّت کی وجہ سے اُس عَجَمی کو بخش دیا۔ (ایضاً ص ۲۶۳)

اچّھی نیتیں دشوار ہیں، اِس سے تو پیٹھ پر کوڑے کھانا آسان ہے

اچّھی اچّھی نیّتیں کرنے کیلئے ضَروری ہے کہ ذِہن حاضِر رہے، جو اچّھی نیّتوں کا عادی نہیں ہے اُسے شُروع میں بہ تَکلُّف اس کی عادت بنانی پڑے گی لہٰذا اِبتِداءً اِس کیلئے سر جُھکائے، آنکھیں بند کرکے ذِہن کو مختلف خیالات سے خالی کرکے یکسُو ہو جانا مُفید ہے۔ اِدھر اُدھر نظریں گُھماتے ہوئے، بدن سہلاتے کُھجاتے ہوئے، کوئی چیز رکھتے اٹھاتے ہوئے یا جلد بازی کے ساتھ نیّتیں کرنا چاہیں گے تو شاید ہو نہیں پائیں گی۔ نیتوں کی عادت بنانے کیلئے اِن کی اَہمیّت پر نظر رکھتے ہوئے آپ کو سنجیدگی کے ساتھ پہلے اپنا ذِہن بنانا پڑے گا۔ حضرتِ سیِّدُنا نُعَیم بن حَمّاد علیہ رحمۃ اللہ الجواد فرماتے ہیں: ''ہماری پیٹھ کا کوڑے کھانا اچّھی نیّت کے مقابلے میں آسان ہے۔'' (تَنبیہُ المُغتَرِّین ص ۲۵)

دُنیوی نعمتوں کے سبب آخِرت کی نعمتوں میں کمی آئے گی

حُجّۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کا ارشادِ عالی ہے: ''اللہ عزوجل کی نعمتوں سے لُطف اندوز ہونا گناہ نہیں ہے، لیکن اِس سے سُوال ضَرور ہوگا اور جس سے حساب میں پوچھ گچھ ہوئی وہ ہلاک ہو جائے گا اور جو آدمی دُنیا میں مُباح چیزوں کو استِعمال کرتا ہے اگرچہ اِسے قیامت میں اس پر عذاب نہیں ہوگا لیکن اِسی مقدار میں آخرت کی نعمتیں کم ہو جائیں گی، غور تو کیجئے! کتنے بڑے نقصان کی بات ہے کہ انسان فانی نعمتوں کے حُصول میں بہُت جلدی کرے اور اِس کے بدلے اُخرَوی (اُخ۔رَ۔وی) نعمتوں میں کمی کے ذَرِیعے نقصان اُٹھائے۔'' (اِحیاءُ العُلوم ج ۵ ص ۹۸)

www.farzuloom.net

دُنیوی لذّات کا دل سے مٹا دے شوق تُو

کر عطا اپنی عِبادت کا الٰہی ذوق تُو

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

(نیکی کی دعوت ص ۱۰۹ تا ۱۱۷)

---

(02): "بسم اللہ شریف کے مدنی پھول"

(ابتدائی دس مَدَنی پھول تفسیر نعیمی پارہ اول صفحہ نمبر ۴۴ سے لئے گئے ہیں)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم (۱) قراٰنِ پاک کی پوری آیت ہے مگر کسی سورت کا جُزو نہیں بلکہ سُورتوں میں فاصِلہ کرنے کے لئے اُتاری گئی ہے اِسی لئے نَماز میں اِس کو آہستہ ہی پڑھتے ہیں ہاں جو حافِظ تَراوِیح میں پورا قراٰنِ پاک ختم کرے وہ ضَرور کسی نہ کسی سورت کے ساتھ ایک بار بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم زور سے پڑھے۔

(۲) سورہ توبہ کے علاوہ باقی ہر سورت بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم سے شروع کیجئے اگر سورہ توبہ سے ہی تِلاوت شروع کریں توتِلاوت کے لئے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھ لیجئے۔

(۳) شامی میں ہے کہ حُقّہ پیتے وَقت اور بدبو دار چیزیں (کچّی پیاز، لہسن وغیرہ) کھاتے وقت بسم اللہ نہ پڑھنا بہتر ہے۔

(۴) اِستِنجاء خانہ میں پہُنچ کر بسم اللہ پڑھنا منع ہے۔

(۵) نَمازی نماز میں جب کوئی سورت پڑھے تو پہلے آہستہ سے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھنا مُستَحب ہے۔

(۶) جو صاحِبِ شان کام بِغیر بسم اللہ کے شروع کیا جائے گا اُس میں بَرَکت نہ ہو گی۔

(۷) جب مُردہ کو قَبر میں اُتارا جائے تو اُتارنے والے یہ پڑھتے جائیں

www.farzuloom.net

بسمِ اللہِ وَ عَلیٰ مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللہ۔(عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ و سلَّم)

(۸) جُمُعہ ،عِیدَین ، نِکاح وغیرہ کاخُطبہ اَلْحَمْدُلِلّٰہ سے شروع کیا جائے یعنی (ابتداءً) بسمِ اللہ آہِستہ پڑھی جائے پھر جب قراٰنِ پاک کی آیت آئے تب خطیب بُلند آواز سے بسم اللہ پڑھے۔

(۹) جانور کو ذَبح کرتے وَقت بسم اللہ پڑھنا (یعنی اللہ کا نام لینا) واجِب ہے کہ اگر جان بوجھ کر چھوڑ دیا (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام نہ لیا) تو جانور مُردار ہوگا اگر بھولے سے چُھوٹ گئی تو جانور حلال ہے۔

(۱۰) (ذَبحِ اضطِراری مثلاً) شکاری تیر یا بھالا وغیرہ دھار دار چیز سے شِکار کرے اور یہ چیزیں پھینکتے وَقت بسم اللہ پڑھ لے تو اگر جانور اس کے پاس پہنچتے پہنچتے مر بھی گیا تب بھی حلال ہوگا۔ یونہی اگر پالتو جانور قبضے سے نکل گیا مثلاً گائے کنوئیں میں گر گئی یا اونٹ بھاگ گیا تو بسم اللہ کہہ کر تیر یا بھالا یا تلوار ماردی گئی تو جانور حلال ہے۔ (بسم اللہ پڑھ کر ڈنڈا یا پتّھر مارنے یا بندوق سے گولی یا چھرّا چلانے سے وحشی جانور یا پرندہ مر گیا تو حرام ہے کیوں کہ یہ خون بہنے کے سبب نہیں بلکہ چوٹ سے مرا ہے۔ ہاں اگر زخمی حالت میں ہاتھ آگیا تو ذَبحِ شَرعی سے حلال ہو جائے گا۔ جو وحشی جانور یا پرندہ قبضے میں ہے اس کے حلال ہونے کیلئے ذَبحِ اِختیاری ضَروری ہے۔ یعنی اللہ کا نام لیکر اُس کو قاعدے کے مطابِق ذَبح کرنا ہوگا)

(۱۱) حضرت سیِّدُنا شیخ ابوالعبّاس احمد بن علی بونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جو بِلاناغہ سات دن تک بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم 786 بار (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ہر حاجت پوری ہو۔ اب وہ حاجت خواہ کسی بھلائی کے پانے کی ہو یا بُرائی دور ہونے کی یا کاروبار چلنے کی۔ (شمسُ المعارف مترجم ص ۷۳)

(۱۲) جو کوئی سوتے وَقت بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم 21 بار (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ لے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس رات شیطان، چوری، اچانک موت اور ہر طرح کی آفت و بلا سے محفوظ رہے۔

(اَیضاً ص ۷۳)

www.farzuloom.net

(۱۳) جو کسی ظالم کے سامنے بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم 50 بار (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھے
اُس ظالم کے دل میں پڑھنے والے کی ہَیبت پیدا ہو اور اس کے شَر سے بچا رہے۔ (اَیضاً ص ۷۳)
(۱۴) جو شخص طُلُوعِ آفتاب کے وقت سورج کیطرف رُخ کرکے بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم 300 بار
اور دُرُود شریف 300 بار پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو ایسی جگہ سے رِزق عطا فرمائیگا جہاں اس کا گمان بھی نہ
ہوگا اور (روزانہ پڑھنے سے) اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک سال کے اندر اندر امیر وکبیر ہو جائے گا۔ (اَیضاً
ص ۷۳)

ایک سال کے اندر اندر امیر وکبیر ہو جائے گا۔ (اَیضاً ص ۷۳)
(۱۵) کُند ذِہن اگر بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم 786 بار (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر پانی پر
دَم کرکے پی لے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا حافِظہ مضبوط ہو جائے اور جو بات سنے یاد رہے۔
(اَیضاً ص ۷۳)
(۱۶) اگر قحط سالی ہو تو

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم 61 بار (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھیں (پھر دعاء کریں) اِن شاءَ
اللہ عَزَّوَجَلَّ بارِش ہو گی۔ (اَیضاً ۷۳)

(۱۷) بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم کاغذ پر 35 بار (اول آخر ایک بار دُرُود شریف) لکھ کر گھر میں لٹکا دیں
اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شیطان کا گُزر نہ ہو اور خوب بَرَکت ہو۔ اگر دُکان میں لٹکائیں تو اِن شاءَ اللہ
عَزَّوَجَلَّ کاروبار خوب چمکے۔ (اَیضاً ص ۷۳، ۷۴)
(۱۸) یکم محرّمُ الحرام کو بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم 130 بار لکھ کر (یا لکھوا کر) جو کوئی اپنے پاس
رکھے (یا پلاسٹک کوٹنگ کروا کر کپڑے، ریگزین یا چمڑے میں سِلوا کر پہن لے، دھات کی ڈبیہ میں کسی قسم

www.farzuloom.net

کا تعویذ نہ پہنیں اِس کا مسئلہ ص ۶۹ پر گزرا) اِن شاءَ اللہ عَزّوَجَلَّ عمر بھر اس کو یا اس کے گھر میں کسی کو کوئی بُرائی نہ پہنچے۔ (ایضاً ص ۷۴)

(۱۹) جس عورت کے بچے زندہ نہ رہتے ہوں وہ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم 61 بار لکھ کر (یا لکھوا کر) اپنے پاس رکھے (چاہے تو موم جامہ یا پلاسٹک کوٹنگ کرکے کپڑے، ریگزین یا چمڑے میں سی کر گلے میں پہن لے یا بازو میں باندھ لے۔) اِن شاءَ اللہ عَزّوَجَلَّ بچے زندہ رہیں گے۔

(اَیضاً ص ۷۴)

(۲۰) بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم 70 بار لکھ کر میّت کے کفن میں رکھ دیجئے۔ اِن شاءَ اللہ عَزّوَجَلَّ مُنکر نکیر کا معاملہ آسان ہو جائیگا۔ (بہتر یہ ہے کہ مَیِّت کے چِہرے کے سامنے دیوارِ قبلہ میں محراب نُما طاق بنا کر اُس میں رکھئے ساتھ ہی عہد نامہ اور مَیِّت کے پیر صاحِب کا شَجرہ وغیرہ بھی رکھ دیجئے۔)

(اَیضاً ص ۸۴)

(۲۱) بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کسی قاری یا عالم کو پڑھ کر سنا دیجئے اگر حُروف صحیح مخارِج سے ادا نہ ہوتے ہوں تو سیکھ لیجئے ورنہ فائدے کے بدلے نقصان کا اندیشہ ہے۔

(۲۲) لکھنے میں اِعراب لگانے کی ضَرورت نہیں۔ جب بھی پہننے، پینے یا لٹکانے کیلئے بطورِ تعویذ کوئی آیت یا عبارت لکھیں تو دائرے والے حُروف کے دائرے کھلے رکھنے ہونگے مَثَلاً ''اللہ'' میں ''ہ'' کا اور رحمٰن، اور رحیم دونوں میں ''م'' کا دائرہ کُھلا ہو۔

(۲۳) کپڑے اُتارتے وَقت بسم اللہ پڑھ لینے سے جِنّات سَتر نہیں دیکھ سکتے۔ (عَمَلُ الْیَوْمِ واللیلۃ لابن سُنّی ص ۸)

کمرے کا دروازہ، کھڑکیاں، الماری کی درازیں جتنی بار بھی کھول بند کریں نیز لباس، برتن وغیرہ ہر چیز رکھتے اُٹھاتے ہر بار بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنے کی عادت بنالیجئے۔ اِن شاءَ اللہ عَزّوَجَلَّ سرکش جِنّات آپ کے گھر میں داخِلے، چوری اور آپ کی چیزیں استِعمال کرنے سے باز رہیں گے۔

سُواری (گاڑی) پھسلے، یا اس کو جھٹکا لگے تو بسم اللہ کہے۔

www.farzuloom.net

(۲۴) سر میں تیل ڈالنے سے قبل بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم پڑھ لیجئے ورنہ 70 شیطان سر میں تیل ڈالنے میں شریک ہو جاتے ہیں۔

(۲۵) گھر کا دروازہ بند کرتے وقت یاد کرکے بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم پڑھ لیجئے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شیطان اور سرکش جِنّات گھر میں داخِل نہ ہو سکیں گے۔

(صحیح بخاری ج ٦ ص ٣١٢)

(۲۷) رات کو کھانے پینے کے برتن بسم اللہ شریف پڑھ کر ڈھک دیجئے، اگر ڈھکنے کیلئے کوئی چیز نہ ہو تو بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم کہہ کر برتن کے منہ پر تنکا وغیرہ رکھ دیجئے۔ (اَیضاً) مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے، سال میں ایک رات ایسی آتی ہے کہ اس میں وبا اترتی ہے جو برتن چُھپا ہوا نہیں ہے یا مشک کا منہ بندھا ہوا نہیں ہے اگر وہاں سے وہ وبا گزرتی ہے تو اُس میں اُتر جاتی ہے۔ (مسلم ص ۱۱۱۵ رقم الحدیث ۲۱۱۴)

(۲۸) سونے سے قبل بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم پڑھ کر تین بار بستر جھاڑ لیجئے، اِن شاءَ الله عَزَّوَجَلَّ مُوذِیات (یعنی ایذاء دینے والی چیزوں) سے پناہ حاصل ہو گی۔

(۲۹) کاروبار میں جائزلین دین کے وقت یعنی جب کسی سے لیں تو بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم پڑھیں اور جب کسی کو دیں تو بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم کہیں اِن شاءَ الله عَزَّوَجَلَّ خوب بَرَکت ہو گی۔

یاربِّ مصطفٰے ! عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ہمیں بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم کی بَرَکتوں سے مالامال فرما اور ہر نیک و جائز کام کی ابتداء میں بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب !　　　صَلَّى اللّٰهُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(فیضانِ سنّت جلد ١، ص ١٣٢ تا ١٣٨)

www.farzuloom.net

----

(03):"حسن سلوک کے مدنی پھول"

حسن سلوک کے 7 حروف کی نسبت سے صلۂ رحمی کے سات مدنی پھول

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب، "بہارِ شریعت" جلد3 صَفْحَہ 559تا560 پر سے "حُسنِ سُلوک" کے سات حُرُوف کی نسبت سے سات مَدَنی پھول قبول فرمایئے:

(۱) کس رشتے دار سے کیا برتاؤ کرے

احادیث میں مطلقًا (یعنی بِغیر کسی قید کے) رشتے والوں کے ساتھ صِلہ (یعنی سُلوک) کرنے کا حکم آتا ہے، قرآنِ مجید میں مُطلقًا (یعنی بلا قید) ذوِی القُربٰی (یعنی قَرابَت والے) فرمایا گیا مگر یہ بات ضَرور ہے کہ رِشتے میں چُونکہ مختلف دَرَجات ہیں (اسی طرح) صِلَۂ رِحم (یعنی رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کے دَرَجات میں بھی تفاوُت (یعنی فرق) ہوتا ہے۔ والِدَین کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے، ان کے بعد ذُورِحم مَحرم کا، (یعنی وہ رشتے دار جن سے نسبی رشتہ ہونے کی وجہ سے نکاح ہمیشہ کیلئے حرام ہو) ان کے بعد بَقِیَّہ رشتے والوں کا علٰی قَدرِ مَراتِب۔ (یعنی رشتے میں نزدیکی کی ترتیب کے مطابِق) (رَدُّالمُحتار ج۹ ص ۶۷۸)

(۲) رشتے دار سے سُلوک کی صورتیں

صِلَۂ رِحم (یعنی رِشتے داروں کے ساتھ سُلوک) کی مختلف صورَتیں ہیں، اِن کو ہَدِیّہ و تحفہ دینا اور اگر ان کو کسی بات میں تمہاری اِعانت (یعنی امداد) درکار ہو تو اِس کام میں ان کی مدد کرنا، انہیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا، ان کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، ان سے بات چیت کرنا، ان کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔ (دُرَر، ج ۱ ص ۳۲۳)

www.farzuloom.net

(۳)پردیس ہوتو خط بھیجا کرے

اگر یہ شخص پردیس میں ہے تو رشتے والوں کے پاس خط بھیجا کرے،ان سے خط وکِتابت جاری رکھے تاکہ بے تعلّقی پیدانہ ہونے پائے اور ہوسکے تو وطن آئے اور رشتے داروں سے تعلُّقات تازہ کرلے،اِس طرح کرنے سے مَحَبَّت میں اِضافہ ہوگا۔ (رَدُّالمُحتار ج۹ ص۶۷۸) (فون یا انٹرنیٹ کے ذَرِیعے بھی رابِطے کی ترکیب مُفید ہے)

(۴)پردیس میں ماں باپ ہو ماں باپ بلائیں تو آنا پڑے گا

یہ پردیس میں ہے والدِین اِسے بُلاتے ہیں تو آنا ہی ہوگا،خط لکھنا کافی نہیں ہے۔یو ہیں والدِین کو اس کی خدمت کی حاجت ہو تو آئے اور ان کی خدمت کرے،باپ کے بعد دادا اور بڑے بھائی کا مرتبہ ہے کہ بڑا بھائی بمنزِلہ باپ کے ہوتا ہے،بڑی بہن اور خالہ ماں کی جگہ پر ہیں،بعض عُلَما نے چچا کو باپ کی مِثل بتایا اور حدیث: عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُاَبِیْہِ (یعنی آدمی کا چچا باپ کی مِثل ہوتا ہے) سے بھی یِہی مُستَفاد ہوتا (یعنی نتیجہ نکلتا) ہے۔ان کے عِلاوہ اَوَروں کے پاس خط بھیجنا یا ہَدِیّہ (یعنی تحفہ) بھیجنا کِفایت کرتا ہے۔ (رَدُّالمُحتار ج۹ ص۶۷۸)

(۵) کس کس رشتے دار سے کب کب ملے

رشتے داروں سے ناغہ دے کر ملتا رہے یعنی ایک دن ملنے کو جائے دوسرے دن نہ جائے وعلیٰ ھٰذا القِیاس (یعنی اسی پر اندازہ لگا کر) کہ اس سے مَحَبَّت والفت زیادہ ہوتی ہے،بلکہ اَقرِبا (یعنی قَرابَت داروں) سے جُمعہ جُمعہ ملتا رہے یا مہینے میں ایک بار اور تمام قبیلہ اور خاندان کو ایک (یعنی مُتَّحِد) ہونا چاہیے،جب حق ان کے ساتھ ہو (یعنی وہ حق پر ہوں) تو دوسروں سے مقابلہ (مُقا۔بَ۔لہ) اور اظہارِ حق میں سب مُتَّحِد ہو کر کام کریں۔ (دُرَر،ج۱ ص۳۲۳)

(6)رشتے دار حاجت پیش کرے تو ردّ کر دینا گناہ ہے

www.farzuloom.net

جب اپنا کوئی رشتے دار کوئی حاجت پیش کرے تو اُس کی حاجت روائی کرے، اس کو رَد کردینا قَطعِ رِحم (یعنی رِشتہ توڑنا) ہے۔ (ایضًا) (یاد رہے! صِلَۂ رِحم واجِب ہے اور قطعِ رِحم حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے)

(۷) صِلَۂ رِحم یہ ہے کہ وہ توڑے تب بھی تم جوڑو

صِلَۂ رِحمی (رشتے داروں کے ساتھ اچھّا سُلوک) اِسی کا نام نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مُکافاۃ یعنی اَدلا بدلا کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آیا تم اُس کے پاس چلے گئے۔ حقیقتاً صِلَۂ رِحم (یعنی رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتا ہے، بے اِعتنائی (بے۔اِع۔تِ۔نائی۔ یعنی لاپرواہی) کرتا ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حُقُوق کی مُراعات (یعنی لحاظ و رعایت) کرو۔ (رَدُّالمُحتار ج۹ ص ۶۷۸)

حُسنِ ظن رکھنے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ ساتوں مَدَنی پھول نہایت توجُّہ کے قابل ہیں، بالخُصُوص ساتویں مَدَنی پھول جس میں ''ادلے بدلے'' کا ذِکر ہے اس کے بارے میں عرض ہے کہ آج کل عُمُوماً یہی ''ادلا بدلا'' ہو رہا ہے۔ ایک رشتے دار اگر اس کو شادی کی دعوت دیتا ہے جبھی یہ اُس کو دیتا ہے اگر وہ نہ دے تو یہ بھی نہیں دیتا۔ اگر اُس ایک نے اِس کو زیادہ افراد کی دعوت دی اور یہ اگر اُس کو کم افراد کی دعوت دے تو اِس کا ٹھیک ٹھاک نوٹس لیا جاتا، خوب تنقیدیں اور غیبتیں کی جاتی ہیں۔ اِسی طرح جو رِشتے دار اِس کے یہاں کسی تقریب میں شرکت نہیں کرتا تو یہ اُس کے یہاں ہونے والی تقریب کا بائیکاٹ کر دیتا ہے اور یوں فاصِلے مزید بڑھائے جاتے ہیں۔ حالانکہ کوئی ہمارے یہاں شریک نہ ہوا ہو تو اُس کے بارے میں اچھّا گمان رکھنے کے کئی پہلو نکل سکتے ہیں، مثلاً وہ نہ آنے والا بیمار ہو گیا ہوگا، بھول گیا ہوگا، ضَروری کام آپڑا ہوگا، یا کوئی سخت مجبوری ہوگی جس کی وضاحت اس کے لئے دشوار ہوگی وغیرہ۔ وہ اپنی غیر حاضِری کا سبب بتائے یا نہ بتائے، ہمیں حسنِ ظن رکھ کر ثواب کمانا اور جنّت میں جانے کا سامان کرتے رہنا چاہئے۔ چُنانچِہ فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم:

www.farzuloom.net

حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ یعنی حُسنِ ظن عُمدہ عبادت سے ہے۔ (ابوداؤد ج۴ ص۳۸۸ حدیث ۴۹۹۳) مُفسّرِ شہیر حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان اِس حدیثِ پاک کے مختلف مَطالب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یعنی مسلمانوں سے اچھا گُمان کرنا، ان پر بد گُمانی نہ کرنا یہ بھی اچھّی عبادات میں سے ایک عبادت ہے۔ (مِراٰۃُ المناجیح ج۶ ص۶۲۱)

جنت کا مَحَل اس کو ملے گا جو...

بالفرض ہمارا رشتے دار سُستی کے سبب یا کسی بھی وجہ سے جان بوجھ کر ہمارے یہاں نہیں آیا یا ہمیں اپنے یہاں مدعو نہیں کیا بلکہ اس نے کھلّم کُھلّا ہمارے ساتھ بد سُلوکی کی تب بھی ہمیں بڑا حوصلہ رکھتے ہوئے تعلّقات برقرار رکھنے چاہئیں، حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بن کَعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سلطانِ دوجہان، شَہَنشاہِ کون ومکان، رَحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظیم الشان ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اُس کے لیے (جنّت میں) مَحَل بنایا جائے اور اُس کے دَرَجات بُلند کیے جائیں، اُسے چاہیے کہ جو اُس پر ظُلم کرے یہ اُسے مُعاف کرے اور جو اُسے محروم کرے یہ اُسے عطا کرے اور جو اُس سے قَطعِ تَعلّق کرے یہ اُس سے ناطہ (یعنی تعلّق) جوڑے۔ (اَلْمُستَدرَک لِلْحاکِم ج۳ ص۱۲ حدیث ۳۲۱۵)

دشمنی چھپانے والے رشتے دار کو صَدَقہ دینا افضل ترین ہے

بَہَر حال کوئی ہمارے ساتھ حُسنِ سُلوک کرے یا نہ کرے ہمیں حُسنِ سُلوک جاری رکھنا چاہیے۔ "مُسندِ امام احمد" کی حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّ اَفْضَلَ الصَّدَقَةِ الصَّدَقَةُ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ الْکَاشِحِ

بے شک افضل ترین صدقہ وہ ہے جو دشمنی چھپانے والے رشتے دار پر کیا جائے۔ (مُسندِ امام احمد ج۹ ص۱۳۸ حدیث ۲۳۵۸۹)

www.farzuloom.net

(نیکی کی دعوت ص ۱۵۹ تا ۱۵۸)

---

(04): "اخلاقِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدنی پھول"

اُسوۂ حَسَنَہ

احترام مسلم بجالانے کیلئے ہمیں اپنے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُسوۂ حسنہ کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اس کی پیروی کرنی ہوگی۔ پارہ 21 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب آیت نمبر 21 میں ارشاد ہوتا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

ترجمہ کنز الایمان: بے شک تمہیں رسولُ اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

اَخلاقِ مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جھلکیاں

میٹھے میٹھے آقا، مکّے مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یقیناً تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ مکرم، معظم اور محترم ہیں اور ہر حال میں آپ کا احترام کرنا ہم پر فرضِ اعظم ہے۔ اب آپ حضرات کی خدمت میں سیدُ المرسلین، جناب رحمۃ اللعالمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاقِ حسنہ کی چند جھلکیاں پیش کرنے کی کوشش کروں گا جو بالخصوص **احترام مسلم** کیلئے ہماری رہنما ہیں۔

۞سلطانِ دوجہان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر وقت اپنی زبان کی حفاظت فرماتے اور صرف کام ہی کی بات کرتی ۞ آنے والوں کو مَحبت دیتے، ایسی کوئی بات یا کام نہ کرتے جس سے نفرت پیدا ہو ۞ قوم کے معزز فرد کا لحاظ فرماتے اور اُس کو قوم کا سردار مقرر فرمادیتے ۞لوگوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف کی تلقین فرماتی ۞ صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی خبر گیری فرماتے ۞لوگوں کی اچھی باتوں کی اچھائی بیان کرتے اور اس کی تقویت فرماتے، بری چیز کو بری بتاتے اور اُس پر عمل سے روکتے ۞ ہر معاملے میں اِعتدال (یعنی میانہ روی) سے کام لیتے ۞لوگوں کی اِصلاح سے کبھی بھی غفلت نہ فرماتے ۞ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اٹھتے بیٹھتے (یعنی ہر وقت) ذِکرُ اللہ کرتے رہتے ۞ جب کہیں تشریف لے جاتے تو جہاں جگہ مل جاتی وَہیں بیٹھ جاتے اور دوسروں کو بھی اسی کی تلقین فرماتے ۞ اپنے پاس بیٹھنے والے کے حقوق کا لحاظ رکھتے ۞ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر رہنے والے ہر فرد کو یہی محسوس ہوتا کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے سب سے زِیادہ چاہتے ہیں ۞ خدمتِ بابرکت میں حاضر ہو کر گفتگو کرنے والے کے ساتھ اُس وَقت تک تشریف فرما رہتے جب تک وہ خود نہ چلا جائے ۞ جب کسی سے مصافحہ فرماتے (یعنی ہاتھ ملاتے) تو اپنا ہاتھ کھینچنے میں پہل نہ فرماتے ۞ سائل (یعنی مانگنے والے) کو عطا فرماتے ۞ آپ صَلَّی اللہُ

www.farzuloom.net

تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سخاوت وخوش خُلقی ہر ایک کے لئے عام تھی ۞ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مجلس علم، بردباری، حیا، صبر اور اَمانت کی مجلس تھی ۞ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مجلس میں شوروغل ہوتا نہ کسی کی تذلیل (یعنی بے عزتی) ۞ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مجلس میں اگر کسی سے کوئی بھول ہو جاتی تو اُس کو شہرت نہ دی جاتی ۞ جب کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو مکمل توجہ فرماتے ۞ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی کے چہرے پر نظریں نہ گاڑتے تھے ۞ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کنواری لڑکی سے بھی زیادہ باحیا تھے ۞ سلام میں پہل فرماتے ۞ بچوں کو بھی سلام کرتے ۞ جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پکارتا، جواب میں "**لَبَّیک**" (یعنی میں حاضر ہوں) فرماتے ۞ اہلِ مجلس کی طرف پاؤں نہ پھیلاتے ۞ اکثر قبلہ رو بیٹھتے ۞ اپنی ذات کیلئے کبھی کسی سے بدلہ نہ لیتے ۞ برائی کا بدلہ برائی سے دینے کے بجائے معاف فرمادیا کرتے ۞ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں جہاد کے سوا کبھی کسی کو اپنے مبارک ہاتھ سے نہ مارا، نہ کسی غلام کو نہ ہی کسی عورت (یعنی زوجہ وغیرہ) کو مارا ۞ گفتگو میں نرمی ہوتی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "**اللّٰہ** تعالٰی کے نزدیک بروزِ قیامت لوگوں میں سب سے برا وہ ہے جس کو اُس کی بدکلامی کی وجہ سے لوگ چھوڑدیں" ۞ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بات کرتے تو (اِس

www.farzuloom.net

قدر ٹھہراؤ ہوتا کہ) لفظوں کو گننے والا گن سکتا تھا ۞ طبیعت میں نرمی تھی اور ہشاش بشاش رہتے ۞ نہ چلاتے ۞ سخت گفتگو نہ فرماتے ۞ کسی کو عیب نہ لگاتے ۞ بخل نہ فرماتے ۞ اپنی ذاتِ والا کو بالخصوص تین چیزوں، جھگڑے، تکبر اور بے کار باتوں سے بچا کر رکھتی ۞ کسی کا عیب تلاش نہ کرتے ۞ صرف وہی بات کرتے جو (آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حق میں) باعث ثواب ہو ۞ مسافر یا اجنبی آدمی کے سخت کلامی بھرے سوال پر بھی صبر فرماتی ۞ کسی کی بات کو نہ کاٹتے البتہ اگر کوئی حد سے تجاوز کرنے لگتا تو اُس کو منع فرماتے یا وَہاں سے اُٹھ جاتے ۞ سادگی کا عالم یہ تھا کہ بیٹھنے کیلئے کوئی مخصوص جگہ بھی نہ رکھی تھی ۞ کبھی چٹائی پر تو کبھی یوں ہی زمین پر بھی آرام فرما لیتے ۞ کبھی قہقہہ (یعنی اتنی آواز سے ہنسنا کہ دوسرے لوگ ہوں تو سُن لیں) نہ لگاتے ۞ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان فرماتے ہیں: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے زیادہ مسکرانے والے تھے (یعنی موقع کی مناسبت سے) حضرت عبدُ اللہ بن حارث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے زیادہ مسکرانے والا کوئی نہیں دیکھا۔

یا الٰہی! جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں

اُن تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.farzuloom.net

(احترامِ مسلم ص۲۷تا۳۰)

---

(05):"گھر میں مدنی ماحول بنانے کے مدنی پھول"

(1) گھر میں آتے جاتے بلند آواز سے سلام کیجئے۔(2) والدہ یا والد صاحِب کو آتے دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جائیے۔(3) دن میں کم از کم ایک بار اسلامی بھائی والدِ صاحِب کے اور اسلامی بہنیں ماں کے ہاتھ اور پاؤں چوما کریں۔(4) والِدَین کے سامنے آواز دھیمی رکھئے،ان سے آنکھیں ہر گز نہ ملایئے،نیچی نگاہیں رکھ کر ہی بات چیت کیجئے۔(5) ان کا سونپا ہوا ہر وہ کام جو خِلافِ شَرع نہ ہو فوراً کر ڈالئے۔(6) سنجیدگی اپنایئے۔گھر میں تُو تکار،اَبے تَبے اور مذاق مسخری کرنے،بات بات پر غصّہ ہو جانے،کھانے میں عیب نکالنے،چھوٹے بھائی بہنوں کو جھاڑنے،مارنے،گھر کے بڑوں سے اُلجھنے،بحثیں کرتے رہنے کی اگر آپ کی عادتیں ہوں تو اپنا رَوَیّہ یکسر تبدیل کر دیجئے،ہر ایک سے مُعافی تَلافی کر لیجئے۔

(7) گھر میں اور باہر ہر جگہ آپ سنجیدہ ہو جائیں گے تو ان شاء اللہ عزوجل گھر کے اندر بھی ضَرور اِس کی بَرَکتیں ظاہِر ہوں گی۔

(8) ماں بلکہ بچّوں کی امّی ہو تو اُسے نیز گھر (اور باہَر) کے ایک دن کے بچّے کو بھی "آپ" کہہ کر ہی مخاطِب ہوں۔

(9) اپنے مَحَلّے کی مسجِد میں عشاء کی جماعت کے وَقت سے لے کر دو گھنٹے کے اندر اندر سو جایئے۔کاش! تہجُّد میں آنکھ کُھل جائے ورنہ کم از کم نمازِ فجر تو بآسانی (مسجِد کی پہلی صَف میں باجماعت) مُیَسَّر آئے اور پھر کام کاج میں بھی سُستی نہ ہو۔

(10) گھر کے افراد میں اگر نمازوں کی سُستی،بے پردگی،فلموں ڈراموں اور گانے باجوں کا سلسلہ ہو اور آپ اگر سرپرست نہیں ہیں،نیز ظنِّ غالب ہے کہ آپ کی نہیں سُنی جائے گی تو بار بار ٹوکا ٹوک کے بجائے،سب کو نَرمی کے ساتھ مکتبۃُ المدینہ سے جاری شُدہ سنّتوں بھرے بیانات کی آڈیو/وِڈیو کیسٹیں سنایئے،مَدَنی چینل دکھایئے۔ان شاء اللہ عزوجل "مَدَنی نتائج" برآمد ہوں گے۔

www.farzuloom.net

(11) گھر میں کتنی ہی ڈانٹ بلکہ مار بھی پڑے، صبر صبر اور صبر کیجئے۔ اگر آپ زبان چلائیں گے تو ''مَدَنی ماحول '' بننے کی کوئی اُمّید نہیں بلکہ مزید بِگاڑ پیدا ہو سکتا ہے کہ بے جا سختی کرنے سے بسا اوقات شیطان لوگوں کو ضِدّی بنا دیتا ہے۔

(12) مَدَنی ماحول بنانے کا ایک بہترین ذریعہ یہ بھی ہے کہ گھر میں روزانہ فیضانِ سنّت کا دَرس ضَرور ضَرور ضَرور دیجئے یا سنئے۔

(13) اپنے گھر والوں کی دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے دل سوزی کے ساتھ دعا بھی کرتے رہئے کہ فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ہے:

اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ یعنی دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔ (اَلْمُستَدرَک لِلْحاکِم ج ۲ ص ۱۶۲ حدیث ۱۸۵۵)

(14) سُسرال میں رہنے والیاں جہاں گھر کا ذِکر ہے وہاں سسرال اور جہاں والِدَین کا ذِکر ہے وہاں ساس اور سُسَر کے ساتھ وُہی حُسنِ سُلوک بجالائیں جبکہ کوئی مانِعِ شَرعی نہ ہو۔ ہاں یہ احتیاط ضروری ہے کہ بہو سسر کے ہاتھ پاؤں نہ چومے، یونہی داماد ساس کے۔

(15) مسائلُ القراٰن صَفحہ 290 پر ہے: ہر نَماز کے بعد یہ دُعا اوّل وآخِر دُرود شریف کے ساتھ ایک بار پڑھ لیجئے، ان شاءَ اللہ عزوجل بال بچے سنّتوں کے پابند بنیں گے اور گھر میں مَدَنی ماحول قائم ہوگا۔ (دعا یہ ہے:)

(اَللّٰھُمَّ) رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾ (پ۱۹، الفرقان ۷۴) (''اَللّٰھُمَّ'' آیتِ قرانی کا حصّہ نہیں)

(16) نافرمان بچّہ یا بڑا جب سویا ہو تو 11 یا 21 دن تک اُس کے سرہانے کھڑے ہو کر یہ آیاتِ مبارکہ صرف ایک بار اتنی آواز سے پڑھئے کہ اُس کی آنکھ نہ کُھلے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ ﴿۲۱﴾ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾ (پ۳۰، البروج: ۲۱، ۲۲)

www.farzuloom.net

(اوّل،آخر،ایک مرتبہ دُرُود شریف) یادرہے! بڑا نافرمان ہو تو سوتے سوتے سرہانے وظیفہ پڑھنے میں اس کے جاگنے کااندیشہ ہے خصوصًاجب کہ اس کی نیند گہری نہ ہو،یہ پتا چلنا مشکل ہے کہ صرف آنکھیں بند ہیں یا سو رہا ہے لہٰذا جہاں فتنے کاخوف ہو وہاں یہ عمل نہ کیا جائے خاص کر بیوی اپنے شوہر پر یہ عمل نہ کرے۔

(17) نیز نافرمان اولاد کو فرماں بردار بنانے کے لیے تاحُصُولِ مُراد نمازِ فجر کے بعد آسمان کی طرف رُخ کر کے ''یاشَہِیۡدُ'' 21 بار پڑھے۔(اوّل وآخر،ایک بار درود شریف)۔

(18) مَدَنی اِنعامات کے مطابِق عمل کی عادت بنایئے اور گھر کے جن افراد کے اندر نَرم گوشہ پائیں اُن میں اور آپ اگر باپ ہیں تو اَولاد میں نرمی اور حکمتِ عملی کے ساتھ مَدَنی اِنعامات کا نِفاذ کیجئے۔اللہ عزوجل کی رَحمت سے گھر میں مدَنی اِنقلاب بر پا ہو جائیگا۔

(19) پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے مَدَنی قافلے میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کر کے گھر والوں کیلئے بھی دعا کیجئے۔مَدَنی قافلے میں سفر کی بَرَکت سے بھی گھروں میں مَدَنی ماحول بننے کی ''مَدَنی بہاریں'' سننے کو ملتی ہیں۔

رَوَیّے سے تیرے ہیں گھر والے بدظن — تو کیسے بنے گا بھلا مَدَنی ماحول
تُو کرنا نہ گھر میں لڑائی بھڑائی — وگرنہ نہ بن پائے گا مَدَنی ماحول
تُو بک بک نہ کر،لب پہ قفلِ مدینہ — لگا گھر میں بن جائے گا مَدَنی ماحول
تُو نرمی و حکمت کو اپنا لے بھائی! — ترے گھر میں بن جائیگا مَدَنی ماحول
نہ کر مسخری خوب سنجیدہ ہو جا — ترے گھر میں بن جائیگا مَدَنی ماحول
جو اَخلاق سے تیرے ماں باپ ہیں خوش — ترے گھر میں بن جائیگا مَدَنی ماحول
تو نظریں جھکا کر کے کر بات سب سے — ترے گھر میں بن جائیگا مَدَنی ماحول
تُو گھر میں سبھی کو دِکھا مَدَنی چینل — ترے گھر میں بن جائیگا مَدَنی ماحول
سدا گھر میں دے درسِ **فیضانِ سنّت** — ترے گھر میں بن جائیگا مَدَنی ماحول
تُو ماں باپ کی دست بوسی کیا کر — ترے گھر میں بن جائیگا مَدَنی ماحول

www.farzuloom.net

تُو چھوٹوں پہ شفقت بڑوں کا ادب کر
ترے گھر میں بن جائیگا مَدَنی ماحول

پڑے ڈانٹ کیسی ہی تُو سہ لیا کر
ترے گھر میں بن جائیگا مَدَنی ماحول

اگر ہو پِٹائی نہ کر لب کُشائی
ترے گھر میں بن جائیگا مَدَنی ماحول

دُعا کر یہ شام و سَحَر گِڑگِڑا کر
بنے میرے گھر میں خدا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(نیکی کی دعوت ص ۱۹۲ تا ۱۹۵)

---

(06): "وقت کی اہمیت کے مدنی پھول"

(1) امیرُالْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجہَہُ الْکَرِیم فرماتے ہیں: ''یہ اَیّام تمہاری زندگی کے صَفْحات ہیں ان کو اچّھے اَعمال سے زِینت بخشو۔''

(2) حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''میں اپنی زندگی کے گزرے ہوئے اس دن کے مقابلے میں کسی چیز پر نادِم نہیں ہوتا جو دن میرا نیک اعمال میں اضافے سے خالی ہو''۔

(3) حضرتَ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: روزانہ تمہاری عمر مسلسل کم ہوتی جارہی ہے تو پھر نیکیوں میں کیوں سستی کرتے ہو؟ ایک مرتبہ کسی نے عرض کی: یا امیرَالمومنین ''یہ کام آپ کل پر مُؤخَّر (مُ۔اَخ۔خَر) کر دیجئے ارشاد فرمایا: ''میں روزانہ کا کام ایک دن میں بمشکل مکمل کر پاتا ہوں اگر آج کا کام بھی کل پر چھوڑ دوں گا تو پھر دو دن کا کام ایک دن میں کیونکر کر سکوں گا؟'' آج کا کام کل پر مت ڈالو کل دوسرا کام ہوگا۔

(4) حضرت سیِّدُنا حسنِ بصری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں۔اے آدمی! تو ایّام ہی کا مجموعہ ہے، جب ایک روز گزر جائے تو یوں سمجھ کہ تیری زندگی کا ایک حصّہ بھی گزر گیا۔

www.farzuloom.net

(الطبقات الکبریٰ للمناوی ج ا ص ۲۵۹ دار صادر بیروت)

(5) حضرت سیِّدُنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک مدت تک اہلُ اللہ کی صحبت سے فیضیاب رہاان کی صحبت سے مجھے دو اہم باتیں سیکھنے کو ملیں۔ (1) وقت تلوار کی طرح ہے تم اس کو (نیک اعمال کے ذریعے) کاٹو ورنہ (فضولیات میں مشغول کرکے) یہ تم کو کاٹ دیگا (2) اپنے نفس کی حفاظت کرو اگر تم نے اس کو اچھے کام میں مشغول نہ رکھا تو یہ تم کو کسی بُرے کام میں مشغول کر دیگا۔

(6) امام رازی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''خداعزوجل کی قسم! کھانا کھاتے وَقت عِلمی مَشغلہ (تحریری یا مُطالَعہ) ترک ہو جانے کا مجھے بَہُت افسوس ہوتا ہے کہ وَقت نہایت ہی قیمتی دولت ہے۔''

عجب چیز احساس ہے زندگی کا

(7) آٹھویں صَدی کے مشہور شافعی عالم سیِّدُنا شمس الدّین اَصبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے بارے میں حافِظ ابنِ حَجَر رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: آپ رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ اس خوف سے کھانا کم تناوُل فرماتے تھے کہ زیادہ کھانے سے بَول وبَراز کی ضَرورت بڑھے گی اور بار باربیت الخلاء جاکر وَقت صَرف ہوگا! (الدرر الکامنۃ للعسقلانی ج ۴ ص ۳۲۸ دار احیاء التراث العربی بیروت)

(8) حضرتِ علامہ ذہبی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ ''تذکرۃُ الحُفّاظ'' میں خطیبِ بغدادی علیہ رَحْمَۃُ اللہِ الھادی کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں: ''آپ راہ چلتے بھی مطالَعہ جاری رکھتے۔'' (تاکہ آنے جانے کا وقت بے کار نہ گزرے) (تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۲۲۴ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(9) حضرتِ جنید بغدادی علیہ رحمۃاللہ الھادی وقتِ نَزع قرآنِ پاک پڑھ رہے تھے، ان سے اِستفسار کیا گیا: اس وَقت میں بھی تلاوت؟ اِرشاد فرمایا: میرا نامہ اَعمال لپیٹا جارہا ہے تو جلدی جلدی اس میں اِضافہ کر رہا ہوں۔ (صید الخاطر لابن الجوزی ص ۲۲۷، مکتبۃ نزار مصطفٰی الباز)

نظامُ الاوقات کی ترکیب بنالیجئے

www.farzuloom.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکے تو اپنا یومیہ نظامُ الاوقات ترتیب دے لینا چاہیے۔ اوّلاً عشاء کی نَماز پڑھ کر حتَّی الامکان دو گھنٹے کے اندر اندر سو جائیے۔ رات کو فُضول چوپال لگانا، ہوٹلوں کی رونق بڑھانا اور دوستوں کی مجلسوں میں وقت گنوانا (جبکہ کوئی دینی مصلحت نہ ہو) بہت بڑا نقصان ہے۔ تفسیر روحُ البیان جلد 4 صَفحہ نمبر 166 پر ہے: ''قومِ لوط کی تباہ کاریوں میں سے یہ بھی تھا کہ وہ چوراہوں پر بیٹھ کر لوگوں سے ٹھٹّھا مسخری کرتے تھے۔'' پیارے اسلامی بھائیو! خوفِ خداوندی سے لرز اٹھئے! دوست بظاہر کیسے ہی نیک صورت ہوں ان کی دل آزار اور خدائے غفّار سے غافل کر دینے والی محفلوں سے توبہ کر لیجئے۔ رات کو دینی مشاغل سے فارغ ہو کر جلد سو جائیے کہ رات کا آرام دن کے آرام کے مقابلے میں زیادہ صحت بخش ہے اور عین فطرت کا تقاضا بھی۔ چُنانچِہ پارہ 20 سورۃُ القصص آیت نمبر 73 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ مِنۡ رَّحۡمَتِہٖ جَعَلَ لَکُمُ الَّیۡلَ وَ النَّہَارَ لِتَسۡکُنُوۡا فِیۡہِ وَ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِہٖ وَ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۷۳﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اس نے اپنی مِہر (رحمت) سے تمہارے لئے رات اور دن بنائے کہ رات میں آرام کرو اور دن میں اس کا فضل ڈھونڈو (یعنی کسبِ معاش کرو) اور اس لئے کہ تم حق مانو۔

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان ''نور العرفان'' صَفحہ 629 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ کمائی کے لیے دن اور آرام کے لیے رات مقرر کرنی بہتر ہے۔ رات کو بلاوجہ نہ جاگے، دن میں بیکار نہ رہے اگر معذوری (مجبوری) کی وجہ سے دن میں سوئے اور رات کو کمائے تو حرج نہیں جیسے رات کی نوکریوں والے ملازم وغیرہ۔

صُبح کی فضیلت

www.farzuloom.net

نظامُ الاوقات متعیّن کرتے ہوئے کام کی نوعیت اور کیفیت کو پیش نظر رکھنا مناسب ہے۔ مثلاً جو اسلامی بھائی رات کو جلدی سو جاتے ہیں صبح کے وقت وہ تروتازہ ہوتے ہیں۔ للذا علمی مشاغل کیلئے صبح کا وقت بہُت مناسب ہے۔ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی یہ دعا ''ترمذی'' نے نقل کی ہے: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری اُمّت کیلئے صبح کے اوقات میں بَرَکت عطا فرما۔'' (ترمذی ج ۳ ص ۶ حدیث ۱۲۱۶)

چُنانچِہ مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی (یااللہ عزوجل!) میری اُمّت کے تمام ان دینی ودنیاوی کاموں میں بَرَکت دے جو وہ صبح سویرے کیا کریں۔ جیسے سفر، طلبِ علم، تجارت وغیرہ۔ (مراۃ المناجیح ج ۵ ص ۴۹۱)

کوشش کیجئے کہ صبح اٹھنے کے بعد سے لیکر رات سونے تک سارے کاموں کے اوقات مقرّر ہوں مَثَلاً اتنے بجے تہجد، علمی مشاغل، مسجد میں تکبیرِاُولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز فجر (اسی طرح دیگر نمازیں بھی) اشراق، چاشت، ناشتہ، کسبِ معاش، دوپہر کا کھانا، گھریلو معاملات، شام کے مشاغِل، اچھی صحبت، (اگر یہ مُیَسَّر نہ ہو تو تنہائی بدرجہا بہتر ہے)، اسلامی بھائیوں سے دینی ضروریات کے تحت ملاقات، وغیرہ کے اوقات متعین کر لئے جائیں جو اس کے عادی نہیں ہیں ان کیلئے ہو سکتا ہے شروع میں کچھ دشواری پیش آئے۔ پھر جب عادت پڑ جائے گی تو اس کی بر کتیں بھی خود ہی ظاہر ہو جائیں گی۔ اِن شاءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

دن لہو میں کھونا تجھے شب صُبح تک سونا تجھے   رِزق خدا کھایا کیا فرمانِ حق ٹالا کیا
شرمِ نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں   شکرِ کرم ترسِ سزا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(نہر کی صدائیں ص ۱۶ تا ۲۲)

----

www.farzuloom.net

(07): "قبلہ رخ بیٹھنے کے ۱۳ مدنی پھول"

۞ **سرکارِ** مدینہ، سُلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **عُموماً قِبلہ رُو** ہو کر بیٹھتے تھے۔

تین فرامین مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱) مجالِس میں سب سے مُکرّم (یعنی عزّت والی) مجلس (یعنی بیٹھک) وہ ہے جس میں **قبلے کی طرف مُنہ** کیا جائے۔

(۲) ہر شے کے لئے شَرَف (یعنی بُزُرگی) ہے اور مجلس (یعنی بیٹھنے) کا شَرَف یہ ہے کہ اس میں **قبلے کو مُنہ** کیا جائے۔

(۳) ہر شَے کیلئے سرداری ہے اور مجالِس کی سرداری اس میں **قبلے کو مُنہ** کرنا ہے۔

۞ مُبلّغ اور مُدرِّس کیلئے دورانِ بیان وتدریس سُنّت یہ ہے کہ پیٹھ قِبلے کی طرف رکھیں تاکہ ان سے عِلم کی باتیں سننے والوں کا رُخ جانبِ **قبلہ** ہو سکے چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا علّامہ حافِظ سَخاوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: **نبیِّ کریم** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **قبلے** کو اس لئے پیٹھ فرمایا کرتے تھے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

www.farzuloom.net

وَسَلَّمَ جنہیں عِلم سکھارہے ہیں یا وعظ فرمارہے ہیں **اُن کا رُخ قبلے کی طرف رہے**
۔

۞ **حضرتِ** سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا اکثر قبلے کو مُنہ کرکے بیٹھتے تھے۔

۞ قراٰنِ پاک نیز درسِ نظامی کے مُدرِّسین کو چاہیے کہ پڑھاتے وقت بہ نیّتِ اِتباعِ سنّت اپنی پیٹھ جانبِ قِبلہ رکھیں تاکہ ممکِنہ صورت میں طَلَبہ کا رُخ قِبلہ شریف کی طرف رہ سکے اور طلبہ کو قِبلہ رُخ بیٹھنے کی سنّت، حکمت اور نیّت بھی بتائیں اور ثواب کے حقدار بنیں۔جب پڑھا چکیں تو اب قِبلہ رُو بیٹھنے کی کوشش فرمائیں ۔

۞ **دینی** طَلَبہ اسی صورت میں قِبلہ رُو بیٹھیں کہ اُستاذ کی طرف بھی رُخ رہے ورنہ عِلم کی باتیں سمجھنے میں دُشواری ہو سکتی ہے۔

۞ **خطیب** کیلئے خُطبہ دیتے وقت کعبے کو پیٹھ کرنا سنّت ہے اور مُستحَب یہ ہے کہ سامِعین کا رُخ خطیب کی طرف ہو۔

۞ **بالخصوص** ،تِلاوت، دِینی مُطالَعَہ ، فتاوٰی نَوِیسی، تصنیف و تالیف، دُعا و اَذکار اور

www.farzuloom.net

دُرُود و سلام وغیرہ کے مواقع پر اور بالعُموم جب جب بیٹھیں یا کھڑے ہوں اور کوئی رکاوٹ نہ ہو تو اپنا چِہرہ **قِبلہ رُخ** کرنے کی عادت بنا کر آخِرت کیلئے ثواب کا ذخیرہ اکٹھّا کیجئے۔ (قبلہ کی دائیں یا بائیں جانب 45 ڈگری کے زاوِیے (یعنی اینگل) کے اندر اندر ہوں تو قِبلہ رُخ ہی شُمار ہو گا)۔

۞ **ممکن** ہو تو میز کُرسی وغیرہ اس طرح رکھئے کہ جب بھی بیٹھیں آپ کا مُنہ **جانبِ قِبلہ** رہے۔

۞ **اگر** اِتِّفاق سے کعبہ رُخ بیٹھ گئے اور حُصولِ ثواب کی نیّت نہ ہو تو اَجر نہیں ملے گا لہٰذا اچھّی اچھّی نیّتیں کر لینی چاہئیں مَثَلاً یہ نیّتیں:

{۱} ثوابِ آخِرت {۲} ادائے سنّت اور {۳} تعظیمِ کعبہ شریف کی نیّت سے قِبلہ رُو بیٹھتا ہوں۔ دِینی کُتُب اور اسلامی اسباق پڑھتے وقت یہ بھی نیّت شامل کی جاسکتی ہے کہ قِبلہ رُو بیٹھنے کی سنّت کے ذَرِیعے علمِ دین کی بَرَکت حاصِل کروں گا۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

۞ **پاک** و ہند نیز نیپال، بنگال اور سی لنکا وغیرہ میں جب کعبے کی طرف مُنہ کیا جا

www.farzuloom.net

ئے توضِمناً مدینۂ منوّرہ کی طرف بھی رُخ ہو جاتا ہے لہٰذا یہ نیّت بھی بڑھا دیجئے کہ تعظیماً مدینۂ منوّرہ کی طرف رُخ کرتا ہوں ۔

بیٹھنے کا حسیں قرینہ ہے — رُخ اُدھر ہے جِدھر مدینہ ہے
دونوں عالم کا جو نگینہ ہے — میرے آقا کا وہ مدینہ ہے
رُوبرُو میرے خانۂ کعبہ — اور اَفکار میں مدینہ ہے

(جنات کا بادشاہ ص ۱۵ تا ۱۷)

---

(08): ”دانت صاف رکھنے کے مدنی پھول“

☆مَیلے کچیلے دانت دوسروں کیلئے کراہت اور گِھن کا باعث ہوتے ہیں ☆ملاقاتی وغیرہ پر میلے دانت والے کی شخصیّت کا اثر اچّھا نہیں پڑتا ☆بکثرت پان گُٹکے وغیرہ کھانے والے گویا پیسے دے کر اپنے دانتوں کا حُسن تباہ کرتے، منہ کا چھالا اور کینسر خریدتے ہیں ☆مسواک سنَّت کے مطابق اچھی طرح رگڑ رگڑ کر کیجئے ☆کھانے کے بعد دانتوں میں خِلال کرنے کا معمول بنا لیجئے ☆جب بھی کچھ کھائیں یا چائے وغیرہ پئیں ، کُلّی بھر کر چند مِنَٹ تک منہ میں پانی ہِلاتے رہیں اِس طرح منہ کا اندرونی حصّہ اور دانت کسی حد تک دُھل جائیں گی ☆سوتے وَقت حلق اور دانت اچھی طرح صاف ہونے چاہئیں، ورنہ گلے میں تکلیف اور دانتوں پر مَیل کی تہ مضبوطی سے جمے گی، بند منہ کے اندر غذائی اجزا سڑنے سے منہ میں بدبُو ہو گی اور جراثیم پیٹ میں جانے سے طرح طرح کی بیماریاں جَنَم لے سکتی ہیں ☆سونے میں پیٹ کی گندی ہوائیں اوپر کو اُٹھتی ہیں لہٰذا منہ بدبُودار ہو جاتا ہے، اُٹھ کر فوراً ہاتھ دھو کر مسواک کرکے کُلّیاں کر لیجئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ منہ کی بدبُو جاتی رہے گی۔

www.farzuloom.net

بہترین منجن

مناسِب مقدار میں کھانے کا سوڈا اور اُتنا ہی نمک ملا کر بوتل میں ڈال لیجئے، بہترین منجن تیار ہے۔ اگر مُوافِق ہو تو روزانہ اِس سے دانت مانجھئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ہاتھوں ہاتھ دانتوں کا مَیل اُترتا دیکھیں گے۔ بالفرض مَسُوڑھے یا منہ میں کسی جگہ جلن وغیرہ محسوس فرمائیں تو مقدار کم کر کے دیکھ لیجئے، اب بھی تکلیف ہو تو صفائی کی کوئی اور تدبیر کیجئے، دانت بَہر حال صاف ہونے چاہئیں۔

مَدَنی پھول: ہر طرح کی صفائی سنّت اور مطلوبِ شریعت ہے۔

بدبو نہ ذِہن میں ہو، دانتوں کی صفائی ہو

مہکائی دُرُودوں کی مُنہ میں ترے بھائی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(مسجدیں خوشبودار رکھیں ص ۲۱ تا ۲۳)

----

(09): ”ایصالِ ثواب کے 19 مدنی پھول“

{1} ایصالِ ثواب کے لفظی معنیٰ ہیں: ”ثواب پہنچانا“ اِس کو ”ثواب بخشنا“ بھی کہتے ہیں مگر بُزُرگوں کیلئے ”ثواب بخشنا“ کہنا مُناسِب نہیں، ”ثواب نَذر کرنا“ کہنا ادب کے زیادہ قریب ہے۔ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: حُضُورِ اقدس عَلَیْہِ أَفْضَلُ الصَّلَاۃِ وَالتَّسْلِیْم خواہ اور نبی یا ولی کو ”ثواب بخشنا“ کہنا بے اَدَبی ہے بخشنا بڑے کی طرف سے چھوٹے کو ہوتا ہے بلکہ نذر کرنا یا ہدِیَّہ کرنا کہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۶ ص ۶۰۹)

www.farzuloom.net

{2} **فرض**، واجب، سنّت، نَفْل، نَماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، تلاوت، نعت شریف، ذِکرُ اللہ، دُرُود شریف، بیان، دَرس، مَدَنی قافِلے میں سفر، مَدَنی اِنعامات، عَلاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت، دینی کتاب کا مُطالَعہ، مَدَنی کاموں کیلئے انفِرادی کوشِش وغیرہ ہر نیک کام کا **ایصالِ ثواب** کر سکتے ہیں۔

{3} میِّت کا تیجا، دسواں، چالیسواں اور برسی کرنا بہت اچھّے کام ہیں کہ یہ **ایصال ثواب** کے ہی ذرائع ہیں۔ شریعت میں تیجے وغیرہ کے عَدَمِ جواز (یعنی ناجائز ہونے) کی دلیل نہ ہونا خود دلیلِ جواز ہے اور میِّت کیلئے زندوں کا دعا کرنا قراٰنِ کریم سے ثابِت ہے جو کہ "ایصالِ ثواب" کی اَصل ہے۔ چُنانچِہ پارہ 28 سُوْرَۃُ الْحَشْر آیت 10 میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے:

وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ

ترجمہ کنز الایمان: اور وہ جو ان کے بعد آئے عَرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب (عَزَّوَجَلَّ)! ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔

{4} تیجے وغیرہ کا کھانا صِرف اِسی صورت میں میِّت کے چھوڑے ہوئے مال سے

www.farzuloom.net

کر سکتے ہیں جبکہ سارے وُرَثا بالغ ہوں اور سب کے سب اجازت بھی دیں اگر ایک بھی وارِث نابالغ ہے تو **سخت حرام** ہے۔ہاں بالغ اپنے حصّے سے کر سکتا ہے۔ (مُلَخَّص از بہار شریعت ج ا حصہ ۴ ص ۸۲۲)

{5} تیجے کا کھانا چونکہ عُموماً دعوت کی صورت میں ہوتا ہے اِس لئے اَغنِیا کے لئے جائز نہیں صِرف غُرَباء و مساکین کھائیں، تین دن کے بعد بھی میّت کے کھانے سے اَغنِیا (یعنی جو فقیر نہ ہوں اُن) کو بچنا چاہیئے ۔ فتاوٰی رضویہ جلد 9 صفحہ 667 سے مِیّت کے کھانے سے متعلق ایک مُفید سُوال جواب ملاحَظہ ہوں، سُوال: مقولہ طَعَامُ الْمَیِّتِ یُمِیْتُ الْقَلْب (میّت کا کھانا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔) مُستَنَد قول ہے، اگر مُستَنَد ہے تو اس کے کیا معنٰی ہیں؟

جواب: یہ تجربہ کی بات ہے اور اس کے معنٰی یہ ہیں کہ جو طعامِ میّت کے متمنّی رہتے ہیں ان کا دل مر جاتا ہے، ذِکر و طاعتِ اِلٰہی کے لئے حیات و چُستی اس میں نہیں کہ وہ اپنے پیٹ کے لُقمے کے لئے موتِ مُسلِمین کے مُنتَظِر رہتے ہیں اور کھانا کھاتے وقت موت سے غافل اور اس کی لذّت میں شاغل۔ واللہ تعالٰی اعلم۔ (**فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ** ج۹ص۶۶۷)

{6} **میّت** کے گھر والے اگر **تیجے** کا کھانا پکائیں تو (مالدار نہ کھائیں) صِرف فُقَرا کو کھلائیں جیسا کہ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **بہارِ شریعت** جلد اوّل صفحہ 853 پر ہے: میّت کے گھر والے **تیجہ** وغیرہ کے دن دعوت کریں تو ناجائز و بدعتِ قبیحہ ہے کہ دعوت تو خوشی کے وَقت مَشرُوع (یعنی شرع کے موافِق) ہے نہ کہ غم کے وقت اور اگر فقرا کو کھلائیں تو بہتر ہے۔ (اَیضاً ص ۸۵۳)

{7} اِعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: "یونہی چہلُم یا برسی یا شَشماہی پر کھانا بے نیّتِ ایصالِ ثواب **محض** ایک رَسمی طور پر پکاتے اور شادیوں کی بھاجی" کی طرح برادری میں بانٹتے ہیں، وہ بھی بے اَصل ہے، جس سے اِحتِراز) یعنی اِحتیاط کرنی چاہئے۔" (**فتاوٰی رضویہ مخرَّجہ** ج۹ ص ۶۷۱) بلکہ یہ کھانا **ایصالِ ثواب** اور دیگر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ہونا چاہیے اور اگر کوئی ایصالِ ثواب کیلئے کھانے کا اہتِمام نہ بھی کرے تب بھی کوئی حَرَج نہیں۔

{8} **ایک** دن کے بچّے کو بھی **ایصالِ ثواب** کرسکتے ہیں، اُس کا **تیجا** وغیرہ بھی کرنے میں حَرَج نہیں۔ اور **جو** زندہ ہیں ان کو بھی **ایصالِ ثواب** کیا جاسکتا ہے۔

{9} اَنبیاو مُرسلین عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ والتَّسْلِیْم اور فرشتوں اور مسلمان جِنّات کو بھی **ایصالِ ثواب** کرسکتے ہیں۔

{10} **گیارھویں شریف** اور رَجبی شریف (یعنی 22 رجب المرجّب کو سَیِّدُنا امام جعفرِ

www.farzuloom.net

صادِق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے کونڈے کرنا) وغیرہ جائز ہے۔ کونڈے ہی میں کھیر کھلانا ضروری نہیں دوسرے برتن میں بھی کِھلا سکتے ہیں، اس کو گھر سے باہَر بھی لے جاسکتے ہیں، اس موقع پر جو ”کہانی “پڑھی جاتی ہے وہ بے اَصْل ہے، ی ٰسٓ شریف پڑھ کر **10 قراٰنِ کریم** ختم کرنے کا ثواب کمایئے اور کونڈوں کے ساتھ ساتھ اِس کا بھی ایصالِ ثواب کر دیجئے۔

{11} داستانِ عجیب، شہزادے کا سر، دس بیبیوں کی کہانی اور جنابِ سیِّدہ کی کہانی وغیرہ سب من گھڑت قصّے ہیں، انہیں ہر گز نہ پڑھا کریں۔ اسی طرح ایک پمفلٹ بنام ”وصیّت نامہ “لوگ تقسیم کرتے ہیں جس میں کسی ”شیخ احمد “کا خواب دَرج ہے یہ بھی **جعلی** (یعنی نقلی) ہے اس کے نیچے مخصوص تعداد میں چھپوا کر بانٹنے کی فضیلت اور نہ تقسیم کرنے کے نقصانات وغیرہ لکھے ہیں ان کا بھی اعتبار مت کیجئے۔

{12} اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام کی فاتِحہ کے کھانے کو تعظیماً ”نَذْرو نیاز“ کہتے ہیں اور یہ تبرُّک ہے، اسے امیر و غریب سب کھا سکتے ہیں۔

www.farzuloom.net

{13} **نیاز اور ایصالِ ثواب** کے کھانے پر فاتحہ پڑھانے کیلئے کسی کو بُلوانا یا باہر کے مہمان کو کِھلانا شرط نہیں، گھر کے افراد اگر خود ہی فاتحہ پڑھ کر کھالیں جب بھی کوئی حَرَج نہیں۔

{14} **روزانہ** جتنی بار بھی کھانا حسبِ حال اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ کھائیں، اُس میں اگر کسی نہ کسی بُزُرگ کے **ایصالِ ثواب** کی نیّت کرلیں تو خوب ہے۔ مَثَلاً ناشتے میں نیّت کیجئے: آج کے ناشتے کا ثواب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ کے ذَرِیعے تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو پہنچے۔ دوپَہَر کو نیّت کیجئے: ابھی جو کھانا کھائیں گے (یا کھایا) اُس کا **ثواب سرکارِ غوثِ اعظم** اور تمام اولیائے کِرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام کو پہنچے، رات کو نیّت کیجئے: ابھی جو کھائیں گے اُس کا ثواب امامِ اہلسنّت **امام احمد رضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اور ہر مسلمان مرد و عورت کو پہنچے یا ہر بار سبھی کو ایصالِ ثواب کیا جائے اور یہی **اَنْسَب** (یعنی زیادہ مناسب) ہے۔ یاد رہے! ایصالِ ثواب صِرف اُسی صورت میں ہو سکے گا

جبکہ وہ کھانا کسی اچّھی نیّت سے کھایا جائے مَثَلًا عبادت پر قوّت حاصِل کرنے کی نیّت سے کھایا تو یہ کھانا کھانا کارِ ثواب ہوا اور اُس کا ایصالِ ثواب ہو سکتا ہے۔ اگر ایک بھی اچّھی نیّت نہ ہو تو کھانا کھانا مُباح کہ اِس پر نہ ثواب نہ گناہ، تو جب ثواب ہی نہ ملا تو ایصالِ ثواب کیسا! البتّہ دوسروں کو بہ نیّتِ ثواب کھلایا ہو تو اُس کِھلانے کا ثواب ایصال ہو سکتا ہے۔

{15} اچّھی اچّھی نیتوں کے ساتھ کھائے جانے والے کھانے سے پہلے **ایصالِ ثواب** کریں یا کھانے کے بعد، دونوں طرح دُرُست ہے۔

{16} **ہو سکے** تو ہر روز (نَفع پر نہیں بلکہ) اپنی بِکری (Sale) کا چوتھائی فیصد (یعنی چار سو روپے پر ایک روپیہ) اور مُلازَمت کرنے والے تنخواہ کا ماہانہ کم از کم ایک فیصد سرکارِ **غوثِ اعظم** عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْاَكْرَم کی نیاز کیلئے نکال لیا کریں، **ایصالِ ثواب** کی نیّت سے اِس رقم سے دینی کتابیں تقسیم کریں یا کسی بھی نیک کام میں خرچ کریں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی برکتیں خود ہی دیکھ لیں گے۔

{17} **مسجِد** یا مدرَسے کا قِیام صَدَقۂ جارِیَہ اور **ایصالِ ثواب** کا بہترین ذَرِیعہ

ہے۔

{18} **جِنّوں** کو بھی ایصالِ ثواب کریں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے اُمّید ہے کہ سب کو پورا ملے گا، یہ نہیں کہ ثواب تقسیم ہو کر ٹکرے ٹکرے ملے۔ **ایصالِ ثواب** کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ یہ اُمّید ہے کہ اُس نے جِنّوں کو ایصالِ ثواب کیا اُن سب کے مجموعے کے برابر اِس (ایصالِ ثواب کرنے والے) کو ثواب ملے۔ مثلاً کوئی نیک کام کیا جس پر اس کو دس نیکیاں ملیں اب اس نے دس مُردوں کو **ایصالِ ثواب** کیا تو ہر ایک کو دس دس نیکیاں پہنچیں گی جبکہ ایصالِ ثواب کرنے والے کو ایک سو دس اور اگر ایک ہزار کو ایصالِ ثواب کیا تو اس کو دس ہزار دس۔ وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیاس۔ (اور اسی قیاس پر)

(بہارِ شریعت ج ۱ حصہ ۴ ص ۸۵۰)

{19} **ایصالِ ثواب** صِرف مسلمان کو کرسکتے ہیں۔ کافر یا مُرتَد کو ایصالِ ثواب کرنا یا اُس کو "مرحوم"، "جنّتی، خُلد آشیاں، بیکنٹھ باسی، سَورگ باسی کہنا **کُفر** ہے۔ (فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ ص ۱۲ تا ۱۸)

---

(10): "جشنِ ولادت کے ۱۲ مدنی پھول"

[1]: **جشنِ ولادت** کی خوشی میں مسجِدوں، گھروں، دکانوں اور سُواریوں پر نیز اپنے محلّے

www.farzuloom.net

میں بھی سبز سبز پرچم لہرایئے، خوب چراغاں کیجئے، اپنے گھر پر کم از کم بارہ بلب تو ضرور روشن کیجئے۔ ربیع النور شریف کی بارھویں رات حُصُولِ ثواب کی نیّت سے **اجتماعِ ذِکرونعت** میں شرکت کیجئے اور صُبحِ صادِق کے وَقت سبز سبز پرچم اُٹھائے دُرُود و سلام پڑھتے ہوئے اشکبار آنکھوں کے ساتھ **صبحِ بہاراں** کا اِستِقبال کیجئے۔ 12 ربیعُ النُّور شریف کے دن ہو سکے تو روزہ رکھ لیجئے کہ ہمارے پیارے آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یومِ وِلادت مناتے تھے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا اَبُو قَتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں پیر کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو ارشاد فرمایا: ''اِسی دن میری وِلادت ہوئی اور اسی روز مجھ پر وَحی نازِل ہوئی۔ '' (**صَحیح مُسلِم ص ۵۹۱ حدیث ۱۹۸۔(۱۱۶۲)**) شارِحِ صحیح بُخاری حضرت سیِّدُنا امام قسطلانی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''اور ولادت باسعادت کے ایّام میں محفلِ میلاد کرنے کے خواص سے یہ اَمر مُجرَّب (یعنی تجربہ شدہ) ہے کہ اس سال اَمن واَمان رہتا ہے اور ہر مُراد پانے میں جلدی آنے والی خوشخبری ہوتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس شخص پر رَحمت نازِل

www.farzuloom.net

فرمائے جس نے ماہِ ولادت کی راتوں کو عید بنالیا۔ " **(مواھِبُ لَّدُنیّہ ج ا ص ۱۴۸)**

[2]: کعبۃُ اللہ شریف کے نقشے **(MODEL)** میں مَعَاذَ اللہ کہیں کہیں گُڑیوں کا طواف دکھایا جاتا ہے، یہ گناہ ہے۔ زمانۂ جاہلیَّت میں کعبۃُ اللہ شریف میں تین سو ساٹھ بُت رکھے ہوئے تھے، ہمارے پیارے اور میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فتحِ مکّہ کے بعد کعبۃُ الْمُشَرَّفہ کو بُتوں سے پاک فرمادیا لہٰذا نقشے میں بھی بُت (گُڑیاں) نہیں ہونے چاہئیں، اس کی جگہ پلاسٹک کے پُھول رکھے جاسکتے ہیں۔ (طوافِ کعبہ کے منظر کی تصویر جس میں چہرے واضِح نظر نہیں آتے اُس کو مسجِد یا گھر وغیرہ میں لگانا جائز ہے، ہاں جس تصویر کو زَمین پر رکھ کر کھڑے کھڑے دیکھنے سے چہرہ واضِح نظر آئے اُسکا آویزاں کرنا ناجائز و گناہ ہے)

[3]: ایسے "باب" **(GATE)** لگانا جائز نہیں جن میں مَور وغیرہ بنے ہوئے ہوں۔ جانداروں کی تصاویر کی مَذمَّت میں دو احادیثِ مبارَکہ پڑھئے اور خوفِ خُداوندی سے لرزیئے: {۱} (رَحمت کے) فِرِشتے اُس گھر میں داخِل نہیں ہوتے جس گھر میں کُتّا یا تصویر ہو۔ **(بُخاری ج ۲ ص ۴۰۹ حدیث ۳۳۲۲)** {۲} جو کوئی (جاندار کی) تصویر بنائے گا اللہ تَعَالٰی اُس کو اُس وقت تک عذاب دیتا رہے گا جب

تک اُس تصویر میں رُوح نہ پُھونک دے اور وہ اُس میں کبھی بھی رُوح نہ پُھونک سکے گا۔(**صَحیح بُخاری ج۲ ص۵۱ حدیث۲۲۲۵**)

[4]: **جشنِ ولادت** کی خوشی میں بعض جگہ گانے باجے بجائے جاتے ہیں ایسا کرنا شَرعاً گناہ ہے۔اِس سلسلے میں دو رِوایات پیشِ خدمت ہیں: **{۱}** سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:"مجھے ڈھول اور بانسری توڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔"(**فِردَوسُ الاخبار ج۲ ص۴۸۳ حدیث ۶۱۲۱**) **{۲}** حضرتِ سیِّدُنا ضَحّاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے: گانا دل کو خراب اور ربّ تَبارَک وتعالٰی کو ناراض کرنے والا ہے۔ (**تفسیراتِ اَحمدیّہ ص۶۰۳**)

[5]: **نعتِ پاک** کی کیسٹیں بے شک چلایئے مگر دھیمی آواز میں اور اِس احتیاط کے ساتھ کہ کسی عبادت کرنے والے، سوتے ہوئے یا مریض وغیرہ کو تکلیف نہ ہو نیز اذان و اوقاتِ نَماز کی بھی رِعایت کیجئے۔(عورت کی آواز میں نعت کی کیسٹ مت چلایئے)

[6]: **گلی** یا سڑک وغیرہ کی زمین پر اِس طرح سجاوٹ کرنا، پرچم گاڑنا جس سے راستہ چلنے اور گاڑی چلانے والے مسلمانوں کو تکلیف ہو، ناجائز ہے۔

[7]: **چراغاں** دیکھنے کیلئے عورتوں کا اَجنبی مردوں میں بے پردہ نکلنا حرام و شَرمناک نیز باپردہ عورتوں کا بھی مُروَّجہ انداز میں مَردوں میں اختِلاط (یعنی خَلط مَلط ہونا) انتہائی افسوس

www.farzuloom.net

ناک ہے۔ نیز بجلی کی چوری بھی ناجائز ہے۔ لہٰذا اس سلسلے میں بجلی فراہم کرنے والے ادارے سے رابِطہ کر کے جائز ذرائع سے چَراغاں کی ترکیب بنایئے۔

[8]: جُلوسِ میلاد میں حتَّی الْامکان باوُضو رہیے، نَمازِ باجماعت کی پابندی کا خیال رکھئے۔ عاشِقانِ رسول نَماز کی جماعت ترک کرنے والے نہیں ہوا کرتے۔

[9]: جُلوسِ مِیلاد میں گھوڑا گاڑی اور اُونٹ گاڑی مت لایئے کیوں کہ گھوڑے اور اُونٹ کے پَیشاب اور لِید سے عاشِقانِ رسول کے کپڑے وغیرہ پلید ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔

[10]: جُلوس میں "لنگرِ رسائل" چلایئے یعنی مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسالے اور مَدَنی پھولوں کے مختلف پمفلٹ نیز سنّتوں بھرے بیانات کی V.C.Ds وغیرہ خوب تقسیم کیجئے نیز پھل اور اناج وغیرہ تقسیم کرنے میں بھی پھینکنے کے بجائے لوگوں کے ہاتھوں میں دیجئے، زمین پر گرنے بِکھرنے اور قدموں تلے کُچلنے سے ان کی بے حُرمتی ہوتی ہے۔

[11]: اشتِعال انگیز نعرہ بازی پُر وقار جُلوسِ میلاد کو مُنتَشِر کر سکتی ہے، پُر اَمن رہنے میں آپ کی اپنی بھلائی ہے۔

[12]: خدانخواستہ اگر کہیں ہلکا پُھلکا پتھراؤ ہو بھی جائے تب بھی جذبات میں

www.farzuloom.net

آ کر جوابی کاروائی پر نہ اُتر آئیں کہ اس طرح آپ کا جلوسِ میلاد تِتّربِتّر اور دشمن کی مُراد بار آور۔۔۔۔۔

غُنچے چٹکے، پُھول مہکے ہر طرف آئی بہار
ہو گئی صُبحِ بہاراں عیدِ میلادُ النّبی

(وسائلِ بخشش ص ۴۶۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(صبح بہاراں ص ۲۰ تا ۲۴)

---

(11): "دیدارِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وظیفہ"

''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' (مکمّل) صَفحۂ 115 تا 116 پر ہے:

عرض: حبیبِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارتِ شریفہ حاصل ہونے کا کیا طریقہ ہے؟

ارشاد: دُرُود شریف کی کثرت شب میں اور سوتے وقت کے علاوہ ہر وقت تکثیر (یعنی کثرت) رکھے بالخصوص اِس دُرُود شریف کو بعد عشاء سو بار یا جتنی بار پڑھ سکے پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ ط

حُصولِ زیارتِ اقدس (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) کے لئے اس سے بہتر صِیغہ نہیں مگر خالِص تعظیمِ شانِ اقدس (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) کے لئے پڑھے اس نِیّت کو بھی جگہ نہ دے کہ مجھے زِیارت عطا ہو، آگے اُن کا کرم بے حد و بے انتہا ہے۔

فِراق و وَصل چہ خَواہی رِضائے دوست طَلَب
کہ حَیف باشَد اَز و غیرِ اُو تمنّائی

(یعنی نزدیکی و دُوری سے کیا مطلب ! دوست کی خوشنودی طلب کر کہ اِس کے علاوہ دوست سے کسی اور شے کی آرزو کرنا قابلِ افسوس ہے)

جلوہ یار ادھر بھی کوئی پھیرا تیرا
حسرتیں آٹھ پہر تکتی ہیں رستہ تیرا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(غیبت کی تباہ کاریاں ص ۱۶۳، ۱۶۲)

---

(12): "مسلمانوں کی مدد کرنے اور ان سے مدد حاصل کرنے کے مدنی پھول"

www.farzuloom.net

وہ مقامات جہاں مدد مانگنا واجِب ہے

(۱) اگر (لباس پاس نہیں اور ایسی صورت ہے کہ ننگے نماز پڑھے گا اور) دوسرے کے پاس کپڑا ہے اور غالِب گمان ہے کہ مانگنے سے دے دے گا، تو (بصورتِ لباس مدد) **مانگنا** واجب ہے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۴۸۵) **(۲)** اگر اپنے ساتھی کے پاس پانی ہے اور یہ گمان ہے کہ (بصورتِ پانی مدد) مانگنے سے دیدے گا تو مانگنے سے پہلی تَیَمُّم جائز نہیں پھر اگر نہیں مانگا اور تَیَمُّم کرکے نَماز پڑھ لی اور بعد نَماز مانگا اور اس نے دیدیا یا بے مانگے اس نے خود دیدیا تو وُضو کرکے نماز کا اِعادہ (یعنی دوبارہ پڑھنا) لازِم ہے اور اگر مانگا اور نہ دیا تو نَماز ہو گئی اور اگر بعد کو بھی نہ مانگا جس سے دینے نہ دینے کا حال کُھلتا اور نہ اُس نے خود دیا تو نماز ہو گئی اور اگر دینے کا غالِب گمان نہیں اور تَیَمُّم کرکے نَماز پڑھ لی جب بھی یِہی صورَتیں ہیں کہ بعد کو پانی دے دیا تو وُضو کرکے نَماز کا اعادہ کرے ورنہ ہو گئی۔ (ایضاً ص ۳۴۸)

وہ مقامات جہاں مدد کرنا واجب ہے

(۱) کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو، اُسی نَمازی کو پُکار رہا ہو یا مُطلَقاً کسی شخص کو پُکار تا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو یا آگ سے جل جائے گا یا اندھا راہ گیر کوئیں میں گرا

www.farzuloom.net

چاہتا ہو، ان سب صورتوں میں (نَماز) توڑ دینا **واجب** ہے، جب کہ یہ (نمازی) اس کے بچانے پر قادر (یعنی قدرت رکھتا) ہو۔ (ایضاً ص ۶۳۷) **(۲)** ماں باپ، دادا دادی وغیرہ **اُصُول** (مثلاً ماں، نانی، پَرنانی اِسی طرح اوپر تک نیز باپ، دادا، پَردادا اِسی طرح اوپر تک یہ سب "اُصول" کہلاتے ہیں) کے محض بُلانے سے نماز قَطع کرنا (یعنی توڑنا) جائز نہیں، البتّہ اگر ان کا پُکارنا بھی کسی بڑی مصیبت کے لیے ہو، جیسے اوپر مذکور ہوا تو توڑ دے (اور ان کی مدد کو پہنچے)، یہ حکم فرض (رکعتوں) کا ہے اور اگر نَفل نماز ہے اور ان کو معلوم ہے کہ نماز پڑھتا ہے تو ان کے معمولی پُکارنے سے نماز نہ توڑے اور اس کا (نفلی) نَماز پڑھنا انھیں معلوم نہ ہو اور پُکارا تو توڑ دے اور جواب دے، اگرچِہ معمولی طور سے بلائیں۔ (ایضاً ص ۶۳۸) **(۳)** کوئی سو رہا ہے یا نماز پڑھنا بھول گیا تو جسے معلوم ہو اس پر واجب ہے کہ (اُس کی اِس طرح مدد کرے کہ) سوتے کو جگا دے اور بُھولے ہوئے کو یاد دلا دے۔ (ایضاً ص ۷۰۱) **(۴)** بھول کر کھایا یا پیا یا جِماع کیا روزہ فاسِد نہ ہوا خواہ وہ روزہ فرض ہو یا نَفل۔ اور روزہ کی نیّت سے پہلے یہ چیزیں پائی گئیں یا بعد میں، مگر جب یاد دلانے پر بھی یاد نہ آیا کہ روزہ دار ہے تو اب فاسد ہو جائے گا، بشرطیکہ یاد دلانے کے بعد یہ افعال واقع

www.farzuloom.net

ہوئے ہوں مگر اس صورت میں کَفّارہ لازم نہیں۔ **(۵)** کسی روزہ دار کو ان افعال میں دیکھے تو یاد دلانا واجب ہے، (اُس کی اِس طرح مدد نہ کی یعنی) یاد نہ دلایا تو گنہگار ہوا، مگر جب کہ وہ روزہ دار بہت کمزور ہو کہ یاد دلائے گا تو وہ کھانا چھوڑ دے گا اور کمزوری اتنی بڑھ جائے گی کہ روزہ رکھنا دشوار ہو گا اور کھالے گا تو روزہ بھی اچھی طرح پورا کرلے گا اور دیگر عبادتیں بھی بخوبی ادا کرلے گا تو اس صورت میں یاد نہ دلانا بہتر ہے۔ (ایضاً ص ۹۸۱) **(۶)** جو شخص (قراٰن کریم) غَلَط پڑھتا ہو تو سُننے والے پر (اِس انداز میں مدد کرنا) **واجب** ہے کہ بتادے، بشرطیکہ بتانے کی وجہ سے کینہ و حسد پیدا نہ ہو۔ اسی طرح اگر کسی کا مُصحَف شریف (قراٰنِ پاک) اپنے پاس عارِیت (یعنی کچھ وقت کیلئے) ہے، اگر اس میں کِتابت (لکھائی) کی غلطی دیکھے، بتادینا (کہ یہ بھی ایک مدد ہی کی صورت ہے جو کہ) واجِب ہے۔ (ایضاً ص ۵۵۳)

ہے انتظامِ دنیا امدادِ باہمی سے
آجائے گی خرابی امداد کی کمی سے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.farzuloom.net

(کراماتِ شیرِ خدا ص ۹۰ تا ۹۲)

----

www.farzuloom.net